SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Friday, October 24, 2008

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at seventeen minutes past eleven in the morning with Mr. Chairman (Mr. Mohammedmian Soomro) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انما کان قول المومنین اذا دعوا الی اللہ و رسولہ لیحکم بینہم ان یقولوا سمعنا و اطعنا و اولئک ہم المفلحون ۞ و من یطع اللہ ورسولہ ویخش اللہ ویتقہ فاولئک ہم الفائزون ۞ واقسموا با للہ جہد ایمانہم لئن امرتہم لیخرجن قل لا تقسموا طاعۃ معروفۃ ان اللہ خبیر بما تعملون ۞

ترجمہ : ایمان لانے والوں کا کام تو یہ ہے کہ جب وہ اللہ اور رسول کی طرف بلائے جائیں تاکہ رسول ان کے مقدمے کا فیصلہ کرے تو وہ کہیں کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی۔ ایسے ہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔ اور کامیاب وہی ہیں جو اللہ اور رسول کی فرماں برداری کریں اور اللہ سے ڈریں اور

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Friday, October 24, 2008

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at seventeen minutes past eleven in the morning with Mr. Chairman (Mr. Mohammedmian Soomro) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انما کان قول المومنین اذا دعوا الی اللہ و رسولہ لیحکم بینہم ان یقولوا سمعنا و اطعنا و اولئک ہم المفلحون۞ و من یطع اللہ ورسولہ ویخش اللہ ویتقہ فاولئک ہم الفائزون۞ واقسموا با للہ جہد ایمانہم لئن امرتہم لیخرجن قل لا تقسموا طاعۃ معروفۃ ان اللہ خبیر بما تعملون۞

ترجمہ : ایمان لانے والوں کا کام تو یہ ہے کہ جب وہ اللہ اور رسول کی طرف بلائے جائیں تاکہ رسول ان کے مقدمے کا فیصلہ کرے تو وہ کہیں کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی۔ ایسے ہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔ اور کامیاب وہی ہیں جو اللہ اور رسول کی فرماں برداری کریں اور اللہ سے ڈریں اور

اس کی نافرمانی سے بچیں۔ یہ (منافق) اللہ کے نام سے کڑی کڑی قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ "آپ حکم دیں تو ہم گھروں سے نکل کھڑے ہوں"۔ ان سے کہو قسمیں نہ کھاؤ تمہاری اطاعت کا حال معلوم ہے، تمہارے کرتوتوں سے اللہ بے خبر نہیں ہے۔

سورۃ النور آیات ۵۱-۵۳

جناب چیئرمین: جزاک اللہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد۔ میں آپ سب کو 47 ویں session میں خوش آمدید کہتا ہوں۔ پہلے تو Presiding Officers کا اعلان پھر جو ہمارے چند فیصلے ہوئے تھے، اس کے بارے میں آگاہ کرکے ہم کارروائی شروع کریں گے۔

Panel of Presiding Officers

In pursuance of sub-Rule 1 of Rule 14 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, I nominate the following members in order of precedence to form a panel of Presiding Officers for the 47th Session of the Senate of Pakistan:

1. Dr. Zaheeruddin Babar Awan
2. Mr. Muhammad Azam Khan Swati
3. Prof. Muhammad Ibrahim Khan

Before the Question Hour, I will just update you on the agenda that we have for this session. Today, we will have a Question Hour and then we will take points of order till the *azaan* time. On Monday, we will start debate on the discussion on the Presidential address, that will be there for three days. In between, if the Finance Advisor is available, we will discuss the economy, otherwise the economy could be possibly on

Thursday depending on the availability which Mr. Raza Rabbani will coordinate.

اس کے بعد جو ہمارے بلوچستان کے ساتھیوں کے issues ہیں، انشاء اللہ ان کو لیں گے اور Friday کو پھر ہم assess کرلیں گے کہ session کو آگے کیسے continue کرنا ہے۔

Questions and Answers

جناب چیئرمین: میں استدعا کروں گا اپنے ساتھیوں سے کہ یہی ہمارے اپنے ساتھیوں کی طرف سے جو feedback ہے، مہربانی کر کے Question Hour میں questions ہی رکھیں، زیادہ لمبی بات نہ ہو، تقریر نہ ہو۔ مختصر رکھیں تاکہ زیادہ سے زیادہ سوال cover ہوسکیں اور supplementary زیادہ سے زیادہ تین لیے جائیں گے، اس سے زیادہ بالکل نہیں ہوں گے۔ مہربانی آپ کے تعاون کی، Question No.1 ڈاکٹر محمد علی بروہی:

1. ***Dr. Muhammad Ali Brohi:** (Notice received on 08-09-2008 at 16:07 p.m.)

Will the Minister for Industries and Production be pleased to state:

(a) the production of Pakistan Steel Mills during the last two years;

(b) the value of the products sold by the Mills during the last two years;

(c) the number of employees of the Mills; and

(d) the Salary and allowances of Chairman, G.M. and Directors of the said Mills?

Mian Manzoor Ahmad Wattoo: (a) The production of raw steel during 2006-07 & 2007-08 was as under:—

2006-07	983,060 tons (89.4% capacity utilization)
2007-08	8,99,088 tons (81.7% capacity utilization)

(b) Value of the products sold during the years 2006-07 & 2007-08 is as under:—

	(Rs. In million)
2006-07	2007-08
29,937	40,625

(c) Manpower position of the corporation is given below:—

➢ Regular employees	12,334
➢ Contract/Daily wages workers	5,432
Total:	17766

(d) Monthly pay and allowances of Chairman, Directors and GMs are as under:—

Rs. in million

S. No.	Basic Pay	Allowances	Pay
1.	Chairman (1 No)	0.195	Yet to be determined
2.	Director (01 No.)	0.030	0.034
3.	General Managers (20 nos.)	0.771	0.787
	General Managers Contract(01)	0.058	0.0007
	TOTAL	1.054	0.8217

Mr. Chairman: Any supplementary.

سینیٹر ڈاکٹر محمد علی بروہی، شکریہ جناب چیئرمین۔ میں honourable minister صاحب سے یہ معلوم کروں گا کہ انہوں نے جو جواب دیا ہے چیئرمین، ڈائریکٹروں اور G.M. کے ماہانہ تنخواہوں اور allowances کے حوالے سے، یہ بتائیں کہ چیئرمین پاکستان سٹیل ملز کی تنخواہ ابھی تک کیوں مقرر نہیں کی گئی ہے اور پچھلے چیئرمین کو کتنی تنخواہ دی جاتی تھی۔

جناب، دوسری بات کہ موجودہ چیئرمین صاحب کو allowances کے حوالے سے دکھایا گیا ہے کہ -/195,000 روپے ماہانہ دیے جاتے ہیں، اس کی تفصیل please بتائیں؟

جناب چیئرمین: وٹو صاحب۔

میاں منظور احمد وٹو (مشیر برائے صنعت و پیداوار): شکریہ جناب چیئرمین۔ میں اپنے بھائی محمد علی بروہی صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ہمیں یہ موقع فراہم کیا کہ ہم

پاکستان سٹیل ملز کے معاملات کے بارے میں، جس میں ان کی دلچسپی ہے، ان کو آگاہ کرسکیں۔ انہوں نے supplementary question میں چیئرمین سٹیل ملز کے allowances اور ان کی basic pay کے بارے میں دریافت کیا ہے۔ میں ان کی اطلاع کے لیے یہ عرض کیے دیتا ہوں کہ یہ -/195,000 روپے ان کے allowances نہیں ہیں، یہ ان کی basic pay ہے اور اس level پر جو تقرریاں ہوتی ہیں وہ MP-1 اور M-1 کے لحاظ سے ہوتی ہیں۔ چیئرمین سٹیل ملز کی تقرری MP-1 کے طور پر ہوئی ہے اور اس کی basic تنخواہ -/195,000 روپے ہے اور allowances ابھی determine ہونے والے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی یہ misprint ہوگیا ہے۔ جی خورشید صاحب۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: میرا supplementary جناب ایڈوائزر صاحب سے یہ ہے کہ اگر آپ دیکھیں کہ آپ کی production گری ہے، 983,060 tons سے کم ہوکر 899,088 tons پر آگئی ہے، اس کی وجہ کیا ہے؟ اس کے برعکس value بڑھی ہے، یہ 29,937 million rupees سے بڑھ کر Rs.40,625/- million ہوگئی ہے، اس کو آپ کیسے explain کریں گے اور ساتھ ہی ذرا اس بات پر بھی روشنی ڈال دیں کہ contract اور daily wages workers, exploitation کی بدترین شکل ہے اور اس ادارے میں آج نہیں، شروع سے یہ اعتراض کیا گیا ہے کہ مسلسل labour کو exploit کیا گیا ہے، یہاں لکھا ہے کہ 12,334 regular employees ہیں لیکن 5,432 contract/daily wages پر ہیں، آخر یہ disparity کیوں ہے، یہ exploitation کب تک جاری رہے گی؟ بار بار کی assurance کے بعد جو اس ایوان میں بھی دی گئی کہ contract employees کو regularize کیا جائے گا، ایسا اب تک کیوں نہیں ہوا؟ شکریہ۔

جناب چیئرمین: وٹو صاحب۔

میاں منظور احمد وٹو: شکریہ جناب چیئرمین۔ پروفیسر خورشید صاحب کا شکریہ۔ اس میں جو انہوں نے دریافت فرمایا ہے کہ اس کی 2006-07 production, میں 983,060 tons تھی اور 2007-08 میں 899,088 tons ہوئی تو اس میں decrease ہوئی اور وہ فرماتے ہیں کہ

production میں تو decrease ہوئی لیکن اس کی income بڑھ گئی۔ میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ it is a raw material based mill. Raw material کی availability آڑے آئی 2007-08 میں اور اس کی وجہ سے production تھوڑی کم ہوئی اور 983,060 tons سے 899,088 tons ہوئی۔ جناب چیئرمین! اس کی وجہ یہ ہے کہ اس میں جو raw material استعمال ہوتا ہے وہ Iron ore, coal, fine ore, lump ore اور coke ہوتا ہے۔ اس raw material کا mostly 70% انڈیا سے import ہوتا ہے اور کچھ raw material آسٹریلیا سے import ہوتا ہے، تو اس میں کچھ دقت پیدا ہوئی جو میں نے اپنے department سے confirm کیا ہے کہ اس کی وجہ کیا ہے، کیوں دقت پیدا ہوئی۔ آسٹریلیا سے جو raw material ملتا تھا، اس میں کوئی دقت پیدا ہوئی جس کی وجہ سے raw material وقت پر نہیں پہنچا جس کے باعث یہ production کم ہوئی لیکن اس میں ملز انتظامیہ کی کوئی خرابی involve نہیں ہے۔ اس کے ساتھ income بڑھ گئی، 29 بلین تھی 2006-07 میں، 2007-08 میں 40 بلین ہوگئی، اس کی وجہ یہ ہے کہ prices میں اضافہ ہوا، international prices میں اضافہ ہوا اور اس کے ساتھ ساتھ Steel Mills کی products کی قیمتوں میں بھی اضافہ ہوا جس کے باعث Steel Mills کی آمدنی میں اضافہ ہوا، اس میں کمی نہیں ہوئی۔

اب آپ نے ارشاد فرمایا ہے کہ contract basis پر کیا وجہ ہے، دراصل سٹیل مل کی صورت یہ ہے کہ یہ بڑی over burdened تھی اور 2002 میں اس کی right sizing ہوئی - یہ right sizing سے پہلے 23500 employees were there in Steel Mills and after right sizing ان ملازمین کی تعداد 13700 ہوگئی اور daily wages پر چار ہزار لوگ موجود رہے۔ اب اس کی پوزیشن یہ ہے کہ 12334 regular employees ہیں اور 5432 daily wages پر ملازم ہیں - Daily wages کی بھی دو قسمیں ہیں 3647 daily wages پر ملازم ہیں اور 1622 contract employees ہیں۔ جیسا کہ پروفیسر صاحب نے فرمایا ہے کہ حکومت کی پالیسی ہے کہ ان کو regularize کیا جائے تو ان کو regularize کیوں نہیں کیا جا رہا، میں اپنے محترم بھائی پروفیسر خورشید احمد صاحب کو یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس بارے میں انشاء اللہ تعالیٰ حکومت کی پالیسیوں پر وزارت صنعت و پیداوار من و عن عمل کرے گی۔ Thank you

very much.

جناب چیئرمین۔ میاں رضا ربانی۔

Senator Mian Raza Rabbani (Leader of the House): Sir, as far as daily wages employees are concerned, I will just add to what the honourable Advisor has said. Sir, a decision in this respect has been taken

سٹیل مل، پورٹ قاسم اور Civil Aviation کے جو daily wages پر ملازمین ہیں ان کے متعلق حکومت نے فیصلہ کر لیا ہے اور متعلقہ ادارے summaries بنا کر وزارت کو بھیج رہے ہیں کہ ان کو regularize کر لیا جائے۔ حکومتی فیصلہ in principle has been taken اب صرف bureaucratic modalities are being tide over in about a month's time.

جناب چیئرمین: منظور احمد وٹو صاحب۔

میاں منظور احمد وٹو: جناب والا میں نے بھی یہی گزارش کرنی تھی کہ حکومت کے فیصلے پر وزارت صنعت و پیداوار من و عن in letter and spirit عمل کرے گی۔ Thank you very much.

جناب چیئرمین: جی حاجی صاحب۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: شکریہ۔ جناب چیئرمین! میں نے یہ پتا کرنا ہے کہ وزیر صاحب نے یہ تو بتایا ہے کہ 2007-2008 میں اتنے tons production ہوئی ہے اور آگے چل کر دوسرے سوال کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ اتنے پیسوں کی sale ہوئی ہے، میں صرف یہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ جو tonnage ہے اس کی production cost کیا تھی اور جو چیز فروخت کی گئی ہے اس کی tonnage کیا تھی تاکہ کچھ پتا چل سکے۔ اس سے confusion پیدا ہو رہا ہے۔ ایک طرف تو بتاتے ہیں کہ اتنے ton production ہوئی ہے، پھر بتاتے ہیں کہ اگلے سالوں میں ہم نے sale اتنی کی ہے تو sale جو کی ہے وہ کتنے ton کی sale ہوئی ہے، اس کی tonnage کتنی تھی اور production جو ہوئی ہے اس کی cost per ton کیا تھی یا اس

کی کتنی amount تھی۔

میاں منظور احمد وٹو۔ جناب چیئرمین ! یہ بالکل clear ہے کہ production 983060 ton ہوئی ہے 2006-2007 میں اور 2007-2008 میں یہ production 899086 ton and shortage کوئی تین لاکھ ہے۔

جناب چیئرمین: Production cost per ton بتائیں۔

میاں منظور احمد وٹو۔ جناب والا! اس کے لیے وہ fresh question دے دیں تو ان کی خدمت میں پوری detail مہیا کر دیں گے۔

جناب چیئرمین، آپ مجھے detail بھجوا دیں تو میں ان کو forward کر دوں گا۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: میں نیا سوال ضرور کروں گا لیکن اصل میں مسئلہ یہ ہے کہ ہماری نئی حکومت ہے، ہم پچھلی حکومتوں کی غلطیوں کے ذمہ دار نہیں ہیں، ان کو ہم کیوں چھپائیں۔ میرا مقصد یہ تھا کہ ایک تو پیداوار کم ہوئی ہے لیکن چونکہ قیمتیں بڑھ چکی تھیں تو جب میں tonnage کے متعلق پوچھ رہا تھا تو یقیناً یہ بات سامنے آئے گی کہ tonnage بھی کم تھی، یہ تو چونکہ بین الاقوامی منڈی میں لوہے اور سریے کی قیمت بڑھتی جا رہی ہے تو ہم پروڈکشن بھی کم کر رہے ہیں اور sale بھی کم کر رہے ہیں یعنی پچھلی حکومتوں کی غلطیوں پر ہم کیوں پردہ ڈالیں۔ یہ ایک بڑا عجیب رویہ ہے۔

جناب چیئرمین: وٹو صاحب آپ کو informtion دے دیں گے۔ رزینہ عالم صاحبہ۔

سینیٹر رزینہ عالم خان : وزیر موصوف سے سوال ہے کہ کراچی میں جو حالیہ loadshedding ہو رہی ہے اور جو بجلی کا بحران ہے اس سے بہت سے کارخانے یا تو بند کر دیے گئے ہیں یا ان کی پیداوار کم ہوگئی ہے تو پاکستان سٹیل ملز کے بارے میں، میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ ان کی کیا پالیسی ہے کہ کیا اس کو لوڈ شیڈنگ کی زد میں لایا جائے گا یا اس سے مستثنیٰ ہو گی۔ شکریہ۔

میاں منظور احمد وٹو۔ جناب والا! اس وقت میرے علم میں یہ بات نہیں ہے کہ کیا لوڈ شیڈنگ کراچی سٹیل مل کی ورکنگ پر اثر انداز ہو رہی ہے یا اس کے اثر انداز ہونے کے کیا

chances ہیں۔ یہ سوال جو میری بہن نے کیا ہے یہ اس سوال سے relate نہیں کرتا۔ وہ fresh question دیں تو میں اس کے بارے میں پوری تفصیل بتا دوں گا یا آپ ارشاد فرمائیں تو میں یہ table پر رکھ دیتا ہوں۔

جناب چیئرمین: آپ مجھے دے دیں میں اس کو forward کر دوں گا۔

سینیٹر الیاس احمد بلور: جناب والا! میرا خیال ہے کہ Steel Mills is a very big unit ان کے پاس self generation ہے یا نہیں، میرے خیال میں ان کے پاس self generation ہونی چاہیے۔ اس کے متعلق وزیر صاحب کو پتا کر لینا چاہیے۔

جناب چیئرمین: جب وٹو صاحب جواب دیں گے تو اس کا بھی جواب دے دیں گے۔

سینیٹر الیاس احمد بلور: جناب والا! میں دوسری بات یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ سٹیل مل جو *sale* کرتی ہے کیا یہ industry کو دیتی ہے یا special permits بھی جاری کیے جاتے ہیں۔ Thank you.

میاں منظور احمد وٹو: سٹیل مل self generation کرتی ہے اور اس وقت ملک کے اندر جو لوڈ شیڈنگ ہے اس میں سٹیل مل کی صنعت کو کوئی فرق نہیں پڑے گا کیونکہ اس کی اپنی generation ہے۔

Mr. Chairman: Questions relating the Health Ministry will be deferred because the Health Minister has informed the House that she is indisposed and will not be available. We go to question No.4

4. ***Mr. Nisar Ahmad Memon:** (Notice received on 08-09-2008 at 16:12 p.m.)

Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to confirm that:

(a) *we continue to pursue independent foreign policy as a sovereign state and no pressure from any quarter, specially USA, will deter Pakistan to pursue IPI Gas Pipeline project towards conclusion and final implementation;*

(b) *the main obstacles in implementation of IPI Gas Pipeline Project; and*

(c) *the steps to be taken by the Government for establishment of IPI Gas Pipeline Project?*

Makhdoom Shah Mahmood Qureshi: (a) Being an energy deficient country, Pakistan requires sustained supplies of energy to maintain high rates of economic growth. IPI Gas Project is an important project which is expected to meet substantial portion of our energy needs. We remain committed to this project and hope that it will be finalized soon. I am happy to report that significant progress on the project was registered during the result oriented meeting between President Asif Ali Zardari and the Iranian President Mahmoud Ahmadinejad in New York and my subsequent meeting with the Iranian Foreign Minister, Mr. Manouchehr Mottaki in Islamabad on October 10. Our position on this project is understood by our friends including the United States.

(b) In spite of Pakistan's best efforts to fast track the project, two obstacles have impeded its progress namely:—

First, Iran's decision to reopen negotiations on the Gas Sales and Purchase Agreement (GSPA), when GSPA had already been agreed upon by both sides in December 2007. A delegation led by Secretary Ministry of Petroleum and Natural Resources (MPNR) visited Iran during 27-28 September 2008 to discuss all outstanding issues. Although consensus was reached on most of the issues, the resolution of pricing mechanism remains pending. During the recent visit of the Iranian Foreign Minister to Pakistan, both sides agreed to resolve their differences on the pricing mechanism quickly, thereby enabling us to proceed with the project bilaterally.

Second, India's indecision to participate in the project has also delayed its implementation. The decision by both Pakistan and Iran to undertake this project bilaterally should India stay out, has been a significant step towards early finalization of the project.

(c) The project implementation, including its construction phase, is based on a five year plan.

In order to undertake the Project feasibility and Front End Engineering Design (FEED), an Engineering & Project Management (E&PM) Consultant has already been selected. During the meeting between President Asif Ali Zardari and the Iranian President Mahmoud Ahmadinejad in New York on September 23, 2008, the two sides agreed to establish a joint Finance Company on public-private partnership to raise funds for the project. This was reiterated during the meeting of the Iranian Foreign Minister with the President of Pakistan in Islamabad on October 10, 2008. Pakistan and Iran would offer sovereign guarantees for the company whose shares will be floated in the market. The government is currently drawing feasibility of the company.

First gas flow is targeted to be achieved by September 2013, whether India joined the project or not.

سینیٹر نثار احمد میمن: جناب چیئرمین ! اس میں جو انفارمیشن مانگی گئی تھی وہ دی گئی ہے except that in(c) جہاں پروجیکٹ کی cost of funding کا ذکر کیا گیا تھا۔ اس میں project cost نہیں دی گئی کہ اس وقت total estimated project cost کیا ہے تو یہ اس ناتے سے complete نہیں ہے ۔ میرا ضمنی سوال جو missing ہے اس کے علاوہ یہ ہے کہ last statement یہ ہے کہ first Gas Pipeline Project to be achieved by September 2013 whether India joins the project or not میرا سوال یہ ہے کہ اس وقت جب چین کی visit ہو رہی تھی جو دیر آید درست آید' اس میں چین کے ساتھ بھی بات چیت ہوئی ہے جو اخباروں میں رپورٹ ہوئی ہے اوگیس پائپ لائن کے بارے میں جو اخباروں میں آیا ہے کہ China might be part of it تو اس میں کیا صداقت ہے؟ اس کا کوئی منصوبہ ہے' اس کے بارے میں اگر وزیر صاحب بتا دیں ایک تو missing information اور دوسرا ضمنی سوال۔ آپ کا شکریہ۔

Mr. Farooq Hamid Naek (Federal Minister for Law and Justice): Thank you Mr. Chairman. Sir, the question that was basically asked was with regard to the IPI Gas Pipeline Project and the answer has been given. As far as India is concerned, we would welcome India to participate in the project because right now the bilateral project is between Pakistan and Iran and it can be extended to India, should the India desires as such. As far as China is concerned, nothing concrete is over there as far the participation of Iran and China is concerned and financial viability of the project is concerned, Iran is going to invest, Iran

has planned to invest volumes into the power project along over border for supply of electricity to Pakistan and we think that the project would be financially viable. Thank you.

جناب چیئرمین: نعیم حسین چٹھہ صاحب۔

سینیٹر نعیم حسین چٹھہ جناب محترم چیئرمین صاحب! میں جناب منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب یہ گیس پائپ لائن کا پراجیکٹ اتنا زیادہ ضروری اور اہم ہے اور ملک میں اس کی شدید ضرورت ہے۔ ب ہم آزادانہ خارجہ پالیسی کے مطابق اس کو لینا بھی چاہتے ہیں اور دینے والے دینا بھی چاہتے ہیں تو کئی سالوں سے یہ پراجیکٹ کیوں زیر التواء ہے؟ آیا سنجیدگی کے ساتھ اس کی ضرورت محسوس نہیں کی جاتی یا کوئی ایسی اور اندر خانہ رکاوٹ ہے جو یہ بتانا نہیں چاہتے لیکن یہ قومی ضرورت ہے اور اس میں زیادہ تاخیر کی کیا وجوہات ہیں اور کیا چیز اس میں رکاوٹ ہے؟

جناب چیئرمین: جی، نائیک صاحب۔

Senator Farooq Hamid Naek: Thank you Mr. Chairman, sir, in spite of Pakistan's best efforts to fast track the project, the two obstacles have impeded its progress; one is Iran's decision to reopen the negotiations on the Gas Sale and Purchase Agreement, when GSPA had already been agreed upon by both sides in December, 2007. A delegation led by the Secretary, Ministry of Petroleum and Natural Resources visited Iran during 27-28 September, 2008 to discuss all the issues. Although consensus was reached on most of the issues, the resolution of pricing mechanism remains pending and this is one of the reasons of the delay for the project to get implemented. Now, both he sides have agreed to resolve their differences on the pricing mechanism quickly, thereby

enabling Pakistan to proceed with the project bilaterally.

The Second reason of the delay was indecision of the India to participate in the project and which has delayed the implementation. Thank you sir.

جناب چیئرمین: جی، بلور صاحب۔

سینیٹر الیاس احمد بلور: جناب چیئرمین! وہی question تھا اور انہوں نے جواب دے دیا۔

Mr. Chairman: We will go on to Question No. 5, Mr. Nisar Ahmed Memon.

سینیٹر نثار احمد میمن: جناب چیئرمین! بہت بہت شکریہ۔ سوال نمبر ۵ پر یہ کہا گیا ہے کہ it will be soon provided. Rice کے سوال نمبر ۸ میں respond آ گیا ہے مگر اسمیں نہیں دیا گیا ہے۔ تو لہذا، میں منسٹر صاحب سے اتنا عرض کروں گا کہ اس پر commitment دیں کہ اس کی input کتنے دنوں میں یہاں پر submit کریں گے؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب۔

جناب نذر محمد گوندل (وزیر برائے خوراک، زراعت اور حیوانات): جناب چیئرمین! سینیٹر صاحب کا اعتراض درست ہے کہ ہمیں information نہیں آ سکی، لیکن میں پھر بھی اس لحاظ سے کہ میں بالکل خالی نہ جاؤں۔ جو فیڈرل گورنمنٹ کے متعلقہ جواب ہے وہ تو میں لے کر آیا ہوں۔ لیکن چونکہ صوبائی حکومت سے متعلقہ ان کا سوال ہے تو جونہی information ساری مکمل ہو جائے گی تو ہم provide کریں گے۔ جہاں تک تعلق ہے فیڈرل کی wheat import کا اگر وہ پوچھنا چاہیں تو وہ میں بتا سکتا ہوں۔

جناب چیئرمین: میمن صاحب۔

سینیٹر نثار احمد میمن: Import کو present کر لیں مگر چونکہ اس پر reaction نہیں آ سکتا ہے۔ آپ commitment دے دیں تو یہ پورا سوال اگلے ہفتے ہم پوچھ لیں گے۔

جناب چیئرمین : Commitment انہوں نے دے دی ہے کہ جیسے ہی information آئے گی وہ فوراً آپ کو فراہم کریں گے۔

جناب نذر محمد گوندل : میرا خیال ہے کہ next week جب بھی یہ سیشن شروع ہو گا تو آ جائے گی۔

سینیٹر نثار احمد میمن : Next week آ سکتی ہے؟

جناب نذر محمد گوندل : Next week کا آپ مجھ سے commitment نہ لیں۔ ممکن ہے late ہو جائے۔ ۱۵ دن کے بعد آپ کر لیں۔

سینیٹر نثار احمد میمن : ٹھیک ہے، تو یہ defer ہو جائے۔

Mr. Chairman: O.K. Question No 6, will be deferred. Yes, Javed Ali Shah Sahib

سینیٹر جاوید علی شاہ : جناب چیئرمین ! میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک سیاسی حکومت ہے اور ان کی آنے والے کل پر نظر ضرور ہو گی۔ اب یہ گندم کی بجائی کا موسم آ رہا ہے اور سرائیکی بیلٹ میں خاص طور پر جو ٹیکسٹائل ملز ہیں انہوں نے لوڈ شیڈنگ کی وجہ سے اپنی خریداری بند کر دی ہے یعنی فیکٹریاں بند ہو چکی ہیں۔ جب یہ فیکٹریاں نہیں چلیں گی اور لوگوں کی کپاس نہیں بکے گی تو اگلی فصل کا کاشت کرنا بہت ہی مشکل ہے۔ میں منسٹر موصوف سے آپ کی وساطت سے پوچھنا چاہوں گا۔

جناب چیئرمین : یہ سوال تو wheat کا ہے۔

سینیٹر جاوید علی شاہ : جناب چیئرمین ! میری بات کو ختم کر لینے دیں۔ میں یہ کہنا چاہ رہا ہوں کہ انہیں اس چیز کا ادراک ہونا چاہیے کہ اگلے سال جب سرائیکی بیلٹ میں گندم کاشت ہی نہیں ہو سکے گی تو اس کے لئے یہ باہر سے منگوانے کے لئے کوئی بندوبست کر رہے ہیں یا نہیں؟

جناب نذر محمد گوندل : جناب چیئرمین ! یہ سوال تو related نہیں، لیکن شاہ صاحب نے پوچھا ہے تو جناب آپ فکر نہ کریں۔ انشاء اللہ اگلے سال اتنی گندم ہو گی کہ باہر سے منگوانے

کی ضرورت نہیں پڑے گی۔

جناب چیئرمین: امجد عباس صاحب! اس سوال کو defer کر دیا ہے۔ فیڈرل گورنمنٹ کا ان کے پاس ہے لیکن صوبائی حکومت کا آنا ہے اس لئے انہوں نے defer کر دیا ہے۔

سینیٹر محمد امجد عباس: جناب چیئرمین! اس میں کونسی چیز ہے جو صوبائی حکومت دے گی؟

جناب چیئرمین: مندوخیل صاحب! سوال نمبر ۵ defer ہو گیا ہے۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا! چونکہ یہ اس وقت جاری ہے۔ اگر آپ کی اجازت ہو تو میں اس میں ایک عرض کرتا ہوں۔ اس وقت ملک کا بنیادی مسئلہ یہ ہے۔ آج جو سیاسی فیصلے ہو گئے۔ Joint اجلاس میں resolution پاس ہوا۔ Political پہلو ہماری priority تھی اس پر فیصلہ ہو گیا۔ اب جو اہم مسئلہ ہے وہ روٹی کا ہے اور بھوک کا ہے۔ اس وقت بنیادی طور پر ملک کو------

جناب چیئرمین: مندوخیل صاحب! یہ question hour ہے اس میں پھر یہ نہیں ہو سکتا ہے۔ مجھے اعتراض نہیں ہے، آپ خود بھی میٹنگ میں موجود تھے اور فیصلہ ہوا تھا کہ questions کا وقت محدود رکھیں گے تاکہ زیادہ سوال cover ہو سکیں۔ اب آپ جتنا وقت ادھر لیں گے اتنا وہاں کم ہو جائے۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل: جی، میں ایک منٹ میں ختم کرتا ہوں۔ یہ قحط کی صورتحال پر ہمیں رکھا گیا ہے۔ میں detail میں نہیں جانا چاہتا ہوں، میں صرف یہ کہتا ہوں کہ پاکستان میں کافی گندم ہے، تمام ملک کے لئے بالکل کافی ہے لیکن بنیادی طور پر ذخیرہ اندوز ایک ڈاکے کی شکل میں تمام ملک پر حملہ آور ہیں۔ آج ہمارے لوگ ۲۰ سیر بوری کے لئے مارے مارے پھر رہے ہیں اور اب تو باقاعدہ ۴ اور ۵ سیر کے پیکٹ آٹے کے بنے ہیں۔ یہ حالت بن گئی ہے تو اس مسئلے کو بے شک کل کے لئے رکھیں۔ Rota day کے لئے نہیں کل کے لئے رکھیں تاکہ اس پر پوری طرح بحث ہو۔ اس وقت ملک کے لئے مسئلہ یہ ہے۔ مہربانی۔

جناب چیئرمین: سوال نمبر ۶ defer ہے۔ Health Minister is not here. سوال

نمبر ۷، ڈاکٹر محمد ساجد - Anyone on his behalf. No one. چلیں ٹھیک ہے - No. 7 is gone. Question No. 8, Mr. Nisar Ahmed Memon, on his behalf Mr. Amjad Abbas.

سینیٹر محمد امجد عباس: اس میں جو ICT میں جو FATA area میں local varieties کاشت ہوتی ہیں اور significant نہیں ہیں۔ ایک تو میرا وزیر صاحب سے یہ سوال ہے کہ are they doing anything to increase the production in that area. دوسرا اب current year کی بھی ان کے پاس figures آگئی ہوں گی۔ So, we are expecting a bumper crop of rice. So, what measures Government is taking کہ farmers سے وہ procure کریں so that the farmers should get the right price کیونکہ جب بھی farmer نے اچھی crop دی ہے اس بیچارے کو price نہیں ملی ہے۔

میاں منظور احمد وٹو: جناب والا! جو سوال نمبر 7 ہے اس کے لیے ہم نے جواب دیا تھا کہ ہم information collect کر رہے ہیں لیکن وہ information بروقت نہیں آ سکی تھیں کیونکہ تھوڑا وقت ملا تھا کیونکہ جب سوال ہمارے پاس آیا تھا تو اس وقت sufficient time نہیں تھا جس میں وہ information collect کرتے لیکن اب میں نے personal level پر information بھی collect کر لی ہیں اور میں اس سوال کا جواب دینے کے لیے بھی تیار ہوں، اگر آپ اس کو take up کرنا چاہتے ہیں تو I would welcome the question.

جناب چیئرمین: میرے خیال میں نمبر 8 آ گیا ہے تو اس کو پھر next rota day پر کر لیں لیکن اس کو بھی ہم check کر لیں گے سیکرٹری صاحب، کہ اگر یہ ستمبر کی 12 تاریخ کو آیا تھا تو late کیوں پہنچا۔ ٹھیک ہے پھر اس کو defer کر دیتے ہیں لیکن یہ check کر لیں کہ late کیوں پہنچا۔ جی نمبر 8۔

جناب نذر محمد گوندل: سینیٹر صاحب نے جو سوال کیا ہے، یہ بڑا relevant سوال ہے اور میں آپ لوگوں کو خوشخبری سنانا چاہتا ہوں کہ پہلی دفعہ، تقریباً سات، آٹھ سال کے بعد، ہمیں یہ ادراک تھا کہ rice کی جو bumper crop آ رہی ہے یقیناً اس میں farmers کو لوٹنے کی

کوشش کی جائے گی لیکن حکومت نے بروقت ایک فیصلہ کیا اور یہ ایک ایسا فیصلہ ہے جس کا میرے خیال میں آپ کو بھی اندازہ ہوگا کہ یہ اس سے پہلے کبھی نہیں کیا گیا' ہم نے PASCO کو mandate دیا ہے کہ وہ Irri-6 اور سپر باسمتی کی جو منجی ہے یا جو چاول کے دھان کی فصل ہے اس کو ہم نے purchase کرنے کا فیصلہ کیا اور ہم نے centers کھول دیے ہیں کیونکہ ہماری اطلاع کے مطابق Irri-6 کی جو prices تھیں وہ ہمارے اندازے کے مطابق کچھ کم آ رہی تھیں اور اللہ کا فضل ہے کہ جب سے PASCO میدان میں آیا ہے تو اس کی جو price ہے وہ stable ہوگئی ہے اور اس وقت میرے پاس جو figures ہیں جو latest figures ہیں Irri-6 کی' جو میں ابھی پتا کر کے آیا ہوں وہ یہ ہیں۔ خیرپور میں -/710 روپے سے -/780 روپے per 40 KG کے حساب سے خریداری کی جا رہی ہے۔ لاڑکانہ میں -/650 روپے سے -/750 روپے تک اور ڈیرہ اللہ یار میں -/725 روپے سے -/735 روپے تک ہے۔ یہ سندھ کے متعلق ہے کیونکہ Irri سندھ میں زیادہ کاشت ہوتی ہے۔ آپ کو بھی خوشی ہوگی کہ ہم نے اس فیصلے سے آپ کو مناسب قیمت دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ مہربانی جناب۔

جناب چیئرمین: جی بلور صاحب۔

سینیٹر الیاس احمد بلور: جناب والا! میں معزز وزیر صاحب کی توجہ اس طرف دلوانا چاہتا ہوں کہ افغانستان جو چاول جاتا ہے وہ officially جس طریقے سے export ہوتا ہے وہ نہیں ہوتا۔ میں سمجھتا ہوں کہ میں معزز وزیر صاحب سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پاکستان کو ڈالر کی ضرورت ہے اور ہماری economic position بھی اتنی اچھی نہیں ہے' اگر یہ summary move کرکے اور ECC سے یہ پاس کروادیں کہ جو بھی چیز افغانستان کو جائے وہ Form E پر جائے اور یہ نہیں کہ PA permit issue کرے اور چاول ادھر چلے جائیں۔ یہ چاول ڈالر کے بدلے میں جانے چاہئیں۔ میری یہ اپنی ذاتی رائے ہے۔

جناب چیئرمین: جی بھنڈر صاحب۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب والا! یہ فہرست جو ہے یہ ہم نے دیکھی۔ چاول کی export جتنی بھی ہے اس کا بھی ہم نے جائزہ لیا۔ اصل بات جناب والا! یہ ہے کہ باسمتی

چاول کی export nominally بڑھ رہی ہے۔ جتنی ہماری بڑھنی چاہیے اور جتنا ہمارا نام ہے باسمتی چاول میں اتنی ہماری export نہیں ہے اور اگر آپ دبئی کے figures دیکھیں تو دبئی میں decrease ہے۔ جو ممالک دور ہیں ان میں increase ہے اور جو ممالک نزدیک ہیں ان میں decrease ہے۔ دبئی میں decrease غالباً اس لیے ہے کہ پاکستان کا جو چاول وہاں جاتا ہے، وہاں بہت سے لوگ بیٹھے ہیں جو انڈیا کی مہریں لگا کر sale کر رہے ہیں۔ کیا حکومت کی توجہ اس طرف ہے کہ جو نزدیک کے ممالک ہیں ان میں ہماری export بڑھنی چاہیے اور خاص طور پر یہ باسمتی چاول جو ہے، agriculture produce میں سرفہرست ہے آپ کا زرمبادلہ کمانے کے لیے۔ لہذا اس کے لیے حکومت کی توجہ چاہیے کہ اس میں nominal rise ہو، nominal rise نہیں ہونا چاہیے اور آپ کیا اقدامات کر رہے ہیں کہ ہمارا مال جو دبئی جاتا ہے وہ ہندوستان نہ بیچ ڈالے؟

جناب نذر محمد گوندل: بڑا relevant سوال ہے لیکن دبئی میں جو sale کم ہوئی ہے اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ ہمارے باسمتی کا جب دوسرے ممالک میں trend بڑھا ہے تو اس وجہ سے دبئی میں کم ہوا ہے لیکن انہوں نے جو نشاندہی کی ہے وہ بالکل درست ہے لیکن اللہ کا فضل ہے اور international media اتنا active ہے اور اس کی وجہ سے اتنی awareness آگئی ہے کہ ہر خریدار کو اور بیچنے والے کو یہ پتا ہے پاکستان کا باسمتی is the best rice of the world. اس حوالے سے اب 80% ہمارا باسمتی ہے اور یقیناً اس میں بہت زیادہ improvement آئی ہے لیکن جو سمجھتے ہیں کہ اس میں کچھ weaknesses ہیں تو ان کو بھی ہم دور کرنے کی کوشش کریں گے۔ شکریہ۔

سینیٹر محمد امجد عباس: جناب والا! انہوں نے سندھ کا بتا کر آپ کو خوش کر دیا ہے۔ ڈی .ئی خان ڈویژن میں بھی Irri-6 and Irri-9 زیادہ پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن انہوں نے ادھر PASCO کا center بنایا ہے کہ نہیں۔

جناب نذر محمد گوندل: جناب والا! وہاں جو centers ہیں وہ اس علاقے سے قریب ہیں۔ اصل میں ہمارا جو main focus ہے وہ stability of prices ہے۔ اگر private

sector میں prices ٹھیک ہو جاتی ہیں تو میرے خیال میں as such لوگوں کو بھی ضرورت نہیں ہے اور ہمیں بھی کوئی زیادہ شوق نہیں ہے۔ ہم تو جو کچھ کر رہے ہیں وہ prices کے لیے کر رہے ہیں۔ ہم نے -/780 روپے indicative price مقرر کی ہے اور اللہ کا فضل ہے کہ prices Rs.700/- سے اوپر چلی گئی ہیں۔

Senator Muhammad Amjad Abbas: Sir, that is why I am requesting

کہ ڈی جی خان میں بھی PASCO کو direct کریں کہ وہ center کھولے کیونکہ ڈی جی خان ڈویژن میں بھی Irri-6 and Irri-9 زیادہ کاشت ہوتا ہے۔

جناب نذر محمد گوندل: جناب! اگر یہ سمجھتے ہیں کہ ادھر کوئی center کھولنا چاہیے تو اگر ضرورت پڑی تو ہم ضرور کھولیں گے۔

سینیٹر نعیم حسین چٹھہ: جناب محترم! میں آپ کی وساطت سے وزیر صاحب کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ جیسے کہا جاتا ہے کہ پاکستان کی سب سے زیادہ exporting crop باسمتی سپر ہے۔ پچھلے سال بھی حکومت نے اس سے foreign exchange بہت زیادہ کمایا ہے لیکن اس کے لیے میں یہ گزارش کروں گا کہ سپر باسمتی چاول جو ہے وہ آجکل بہت پرانا seed ہو چکا ہے اور بڑا sensitive ہے اور بڑی زیادہ بیماریاں لے رہا ہے۔ اس کے متعلق آیا حکومت وقت نے کوئی بندوبست کیا ہے کہ کوئی research کرے یا اس کی کوئی اور نئی قسم دریافت کی جائے تاکہ ہمارے foreign exchange کے حصول کے تسلسل میں کوئی نقص یا خامی نہ آئے۔ دوسری بات یہ ہے جناب والا! کہ چونکہ -------

جناب چیئرمین: چٹھہ صاحب! مہربانی کرکے آگے بھی چلیں کیونکہ پہلے ہی تین ضمنی سوال ہو چکے ہیں۔ اتنا لمبا نہ کریں کیونکہ باقی اور بھی سوالات ہیں جو بہت ضروری ہیں۔

سینیٹر نعیم حسین چٹھہ: اس لحاظ سے یہ ہے کہ اب فصل باسمتی جو ہے وہ پکنے کے قریب ہے اور اس stage پر اس کو پانی نہ دینا بہت زیادہ مہلک ثابت ہوگا۔ آج کل وہاں پر جتنی لوڈشیڈنگ ہو رہی ہے اور جتنا نہری پانی بند ہے میں سمجھتا ہوں کہ پکی پکائی فصل کو مرکزی

پنجاب میں خاص طور پر تباہ کیا جا رہا ہے۔ سب کچھ بند ہے یہ ساری پکی پکائی فصل کو ضائع کر رہے ہیں۔ کیا اس طرف یہ توجہ دیں گے کہ آیا نہری پانی خاص طور پر ان چار ضلعوں میں خاص طور پر پندرہ بیس دن کے لیے کم کرا دیں۔

جناب نذر محمد گوندل : چٹھہ صاحب کی observation سے بالکل اختلاف نہیں ہے۔ لیکن، جو ریسرچ سنٹر ہے ان کا اور کیا کام ہے۔ پہلے باسمتی تھی پھر سپر باسمتی آئی ہے لیکن ایک بات میں یقیناً اس ہاؤس میں کہنا چاہوں گا کہ ہماری جو traditional variety ہم اس کو کبھی بھی تبدیل نہیں کریں گے۔ کبھی hybrid میں لانے کا ہمارے پاس کوئی پروگرام نہیں ہے اس لیے کہ اس میں ہماری صرف ایک خوبی ہے کہ ہماری باسمتی جو traditional ہے It is the most favourite rice. جہاں تک پانی کا تعلق ہے تو باسمتی میں بہتر ریسرچ کر رہے ہیں۔ میرے خیال میں ایک دو سال میں نہیں بلکہ یقیناً اگلے سال نئی ورائٹی آنے کے امکانات ہیں۔ جہاں تک پانی کا تعلق ہے تو اس وقت باسمتی کو ایک آدھ پانی کی ضرورت ہوگی جو میں سمجھتا ہوں کہ زمینداروں نے manage کیا ہوا ہے کیونکہ اتنی اچھی قیمت مل رہی ہے ان کا جو اپنا سسٹم ہے اس میں وہ پانی دینے کی پوزیشن میں ہیں۔

Mr. Chairman: Question No. 12. Mr. Talha Mahmood.

12. ***Mr. Muhammad Talha Mahmood:** (Notice received on 17-09-2008 at 08:30 a.m.)

Will the Minister for Food, Agriculture and Livestock be pleased to state whether it is a fact that storage facilities for food grains are insufficient to meet the requirements of the country, if so, the time by which these facilities will be enhanced?

Mr. Nazar Muhammad Gondal: At present, the available storage capacity for food grain in the country is about 3.87 million tons against the procurement target of 6.5 million tons of wheat for the coming crop. Many projects of PASSCO as well as Provincial Food departments are under process to enhance the storage capacity. However time frame to enhance the storage capacity can not be given at this stage.

Mr. Chairman : Any supplementary. Yes Amjad Abbas.

Senator Muhammad Amjad Abbas : My question is how much the wheat is wasted?

کتنی وہ خود procure کرتے ہیں۔ How much of the percentage is get wasted.

جناب چیئرمین: جی منسٹر صاحب۔

سینیٹر محمد امجد عباس : جناب والا! انہوں نے یہاں پر بتایا کہ they do not have enough storage in their buildings یہ تو ہم کافی عرصہ سے سن رہے ہیں لیکن یہ سالانہ کتنا procure کرتے ہیں اور wastage کتنا ہوتا ہے۔

جناب نذر محمد گوندل : معزز سینیٹر آگئے تھے لہذا میں نے ان کے استحقاق کا خیال کیا ہے۔ اس لیے ------

جناب چیئرمین: یہ storage capacity کا پوچھ رہے ہیں۔ اور جو improper storage نہیں ہوتی۔

Senator Muhammad Amjad Abbas : How nuch get wasted.

جناب چیئرمین: یہ پوچھ رہے ہیں کہ wastage کتنی ہے damage کتنا ہے insufficient storage capacity کی وجہ سے۔

سینیٹر محمد امجد عباس: جی' میں یہ پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ do we really need the sotrage یہ سمجھتے ہیں اور جس طرح یہ openly کرتے ہیں۔ ان کا مؤقف تو یہ ہوتا ہے it does not get that much wasted تو کیا ہمیں اس پر پیسہ لگانا چاہیے یا نہیں لگانا چاہیے۔

جناب نذر محمد گوندل: جناب والا! انہوں نے ابھی point out کیا ہے کہ storage capacity کم ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ہر سال بتدریج بڑھنی چاہیے تھی لیکن نہیں بڑھی تو میں معزز سینیٹر کو یقین دلاتا ہوں کہ آئندہ پاسکو والوں نے پی سی ون بنا لیا ہے اور صوبائی حکومت کو بھی ہم نے پرسوں direct کیا ہے کہ آپ اپنی storage capacity کو بڑھائیں کیونکہ اگلے سال ہماری خواہش بھی ہے، دعا بھی ہے اور توقع بھی ہے کہ bumper crop آئے گی اور اس کے مطابق storage capacity بڑھائیں گے۔ جہاں تک ان کے سوال کا تعلق ہے کہ کتنے فیصد نقصان ہوتا ہے۔ یقیناً نقصان ہے میں figures تو نہیں بتا سکتا لیکن کچھ فیصد losses ہیں۔ جب تک storage capacity نہیں بڑھے گی وہ یقیناً ہونگے اس لحاظ سے میں سمجھتا ہوں کہ حکومت بڑا سخت ایکشن لے رہی ہے اور انشاء اللہ بہت جلد ہم نئے storage بنانے کی کوشش کریں گے۔

جناب چیئرمین: وہ figures کا پتا ہوگا تو پھر ہی percentage بھی آئے گی۔

جی بلیدی صاحب۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: جی منسٹر صاحب نہیں ہیں وہ defer ہوگیا۔ جتنے Health کے ہیں وہ سب defer ہوگئے ہیں اور جتنے defer ہوئے ہیں وہ اگلی دفعہ آئیں گے۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: جناب والا! وزیر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے آخر میں ایک بات کا جواب دیا ہے کہ پاسکو اور صوبائی خوراک کے محکمے نے بہت زیادہ منصوبے جو ذخیرہ کی گنجائش بڑھانے کی غرض سے شروع کئے گئے ہیں وہ زیر عمل ہیں، تاہم اس مرحلے پر ذخیرہ کی استطاعت بڑھانے کے منصوبوں کی تکمیل کے لیے مقرر وقت نہیں بتایا جا سکتا ہے۔ وزیر صاحب نے جو کہا ہے کہ نہیں بتایا جا سکتا تو اس میں مسئلہ کیا ہے اس کو کیوں نہیں بتایا جا سکتا۔ اس کا کوئی time frame ہے یا نہیں ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ اس میں بھی related ہے کہ یہاں پر جو ایک مسئلہ چاول کا بتایا گیا ہے کیونکہ یہ بھی وزیر خوراک کا مسئلہ ہے۔ جناب والا! یہاں پر سیاسی طور پر permits

جاری کیے جاتے ہیں۔

جناب چیئرمین: یہ سوال storage کا ہے storage کے متعلق سوال کریں۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: اس کا بھی اگر وزیر صاحب شفاف انداز میں کوئی سلسلہ کریں۔

جناب چیئرمین: ایکسپورٹ کی تجویز تھی اس کو دیکھ لیں گے۔ اگر storage کا کوئی سوال ہے تو وہ بتا دیں۔ time frame کیوں نہیں بتا سکتے ہیں' بلیدی صاحب پوچھ رہے ہیں۔

جناب نذر محمد گوندل: جناب والا! میں سینیٹر صاحب کو پورا procedure بتا دیتا ہوں۔ ہماری تو خواہش ہے کہ اگلی فصل آنے تک کم از کم to some extent اس کو extend ضرور کر لیں۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔ نمبر 13 جناب طلحہ محمود۔

13. ***Mr. Muhammad Talha Mahmood:** (Notice received on 18-09-2008 at 09:55 a.m.)

Will the Minister for Food, Agriculture and Livestock be pleased to state:

(a) names of animal diseases common in Pakistan; and

(b) *the steps being taken by the Government to control the said diseases?*

Mr. Nazar Muhammad Gondal: (a) The common animal diseases prevalent in Pakistan are as under:

Species	Diseases
Cattle, Buffalo	Foot and Mouth Disease, Hemorrhagic Septicemia, Piroplasmosis
Sheep, Goat	Pest des petitis ruminants (PPR), Enterotoxaemia, Caprine pleuropneumonia
Poultry	Newcastle Disease, Infectious Bursa disease, Avian influenza, Mycoplasmosis

(b) The animal health infrastructure in the country has been developed to cater the needs of veterinary services. It provides prophylaxis, treatment and diseases monitoring services. It assists the livestock owners by identifying the prevalent livestock diseases, carrying out treatment and routine vaccination / deworming during normal and epidemic conditions. The diseases are generally controlled through vaccinations/ dewormings and antibiotic therapy. Provincial Livestock Departments are responsible for the control and prevention of endemic livestock diseases.

Apart from private sector, Provincial Veterinary Research Institutes produce veterinary vaccines. Livestock Deptt's staff carry out vaccination against above referred diseases on or before the onset of season. In case of emergency, focused vaccination programs and projects are also initiated. The Veterinary Research Institutes (VRI) operating in the country are as under :

(i) Veterinary Research Institute, Lahore.

(ii) Foot and Mouth Disease Research Institute, VRI, Lahore.

(iii) Poultry Research Institute, Rawalpindi.

(iv) Veterinary Research Institute, Peshawar.

(v) Vaccine Production Unit, Tandojam Hyderabad.

(vi) Poultry Vaccine Production Center, Poultry Research Institute, Korangi Karachi.

(vii) Center for Advance Studies in Vaccinology and Bio-technology (CASVAB), University of Balochistan, Quetta

The vaccines produced by Veterinary Research Institutes in the country are as under:

Livestock Vaccines

S. No.	Name of Vaccine/Sera/Antigen
1.	Haemorrahgic Septicaemia Vaccine
2.	Haemorrahgic Septicaemia oil based Vaccine
3.	Black Quarter Vaccine
4.	Enterotoxaemia Vaccine
5.	Foot & Mouth Disease Serum
6.	Foot & Mouth Vaccine
7.	Anthrax Spore Vaccine
8.	Anthrax Spore Vaccine
9.	Sheep Pox Vaccine
10.	Goat Pox Vaccine
11.	Rinderpest Vaccine (TCRV/GTV)
12.	Caprine Pleuropneumonia Vaccine
13.	Tuberculin Avian/Mammalian
14.	Brucella Abortus Antigen (M.R.T.)
15.	Brucella Abortus Antigen (Con).

Poultry Vaccines

S. No.	Name of Vaccine/Sera/Antigen
1.	Newcastle Disease Vaccine (NDV)
2.	Newcastle Disease oil based
3.	NDV + IBD*(live)
4.	NDV + IBD oil based

Mr. Chairman: Any Supplementary. Yes Amjad Abbas.

Senator Muhammad Amjad Abbas : Seven institute there

لیکن اگر آپ Southern Punjab میں دیکھیں تو وہاں پر لوگوں کی غربت ہے اور لائیو سٹاک ہی ان کا live ہوتا ہے but I do not see any vaterinary institute there تو وزیر صاحب کوئی ایسی پالیسی لا رہے ہیں کہ وہاں پر بے چارے کا دودھ بھی سستا بکتا اور اس کی lively hood live stock پر ہے do they have any plan to build it in Multan or any where in southern Punjab کہ کوئی veterinary institute بنا دیں۔

جناب چیئرمین: اس کو تھوڑا سا assess کر لیں کیونکہ ان کا point valid ہے کہ وہاں پر ہے اور اس live stock کا تعلق ہے۔

سینیٹر محمد امجد عباس: جناب والا! اس میں اگر آپ دیکھیں تو انہوں نے جو institute دکھائے ہیں They are all in Central Punjab or other porvinces لیکن Southern Punjab میں livelihood لوگوں کی یہ live stock ہی ہے۔ سب سے سستا دودھ بھی ہمارے علاقے میں available ہے۔ یہ کوئی ایسا institute اس علاقے میں لا رہے تاکہ جن کی livelihood ہی live stock ہے ان کے لیے کوئی veterinary institute in Southren Punjab ہونا چاہیے۔

جناب نذر محمد گوندل: جناب والا! مجھے بڑی خوشی ہوگی اگر یہ کوئی point out

کریں جہاں پر حکومتی level پر ہمارے projects ہیں ہم وہاں پر سنٹر کھولنے کو تیار ہیں۔ اس میں تو ہمیں خوشی ہو گی کہ ہم اپنے farmers کو accommodate کریں۔

جناب چیئرمین: جی خالد صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر خالد محمود سومرو: اس میں ایک ادارے کی وضاحت ہی نہیں ہے کہ کہاں پر ہے۔ پہلا لاہور میں، دوسرا لاہور میں، تیسرا پنڈی میں چوتھا کہاں پر ہے لکھا ہوا نہیں ہے۔ پانچواں کراچی میں، چھٹا کراچی میں، ساتواں Univeristy of Balochistan میں، شاید کوئٹہ میں ہوگا۔ واللہ اعلم، اندرون سندھ اس قسم کا کوئی ادارہ بننا چاہیے وہاں پر بھی شدید ضرورت ہے۔ اگر وزیر صاحب اس طرف کچھ توجہ فرمائیں کہ جانوروں کی بیماریوں کے حوالے سے اور پولٹری کے حوالے سے اگر اندرون سندھ میں، وہاں پر کوئی ادارہ نہیں ہے۔ اگر وہاں پر اس قسم کا کوئی انتظام ہو سکے تو لوگوں کو خاصی سہولت ہو گی۔

جناب نذر محمد گوندل: جناب والا! یہ شاید کچھ reading میں مسئلہ آیا ہوا ہے چار نمبر پشاور میں لکھا ہوا ہے۔ پانچ نمبر ٹنڈو جام، حیدرآباد میں ہے۔ آپ سندھ کی بات کر رہے ہیں وہ بھی لکھا ہوا ہے۔ کورنگی کراچی میں بھی ہے۔ حیدر آباد میں ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر خالد محمود سومرو: اس میں نہیں ہے، جو آپ نے ہمیں دیا ہے، اس میں نہیں ہے۔

جناب نذر محمد گوندل: وہ پرنٹ والوں نے کوئی غلطی کی ہو گی۔ لکھا ہوا ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر خالد محمود سومرو: اندرون سندھ کے لیے کچھ کریں، حیدر آباد، ٹنڈو جام کراچی کے قریب ہے۔ اندرون سندھ سکھر ہے، جیکب آباد ہے، لاڑکانہ ہے، گھوٹکی ہے، دادو ہے اور شہداد کوٹ ہے۔

جناب چیئرمین: Central and Northren Sindh کی بات کر رہے ہیں۔

سینیٹر ڈاکٹر خالد محمود سومرو: جی۔

جناب نذر محمد گوندل: اچھی proposal ہے توجہ بھی کریں گے اور انشاء اللہ مکمل بھی کریں گے۔

Mr. Chairman: No. 14 is deferred and No. 15. Ch. Muhammad Anwar Bhinder.

15 *Ch. Muhammad Anwar Bhinder: (Notice received on 22-09-2008 at 11:00 a.m.)

Will the Minister for Science and Technology be pleased to state:

(a) *whether it is a fact that an amount Rs.231.360 million was allocated by the Government in the PSDP, 2007-08 for Provision of Safe Drinking Water, if so, the amount received and spent by the Ministry on this project so far;*

(b) *the progress made on the said project so far; and*

(c) *whether the project has been completed, if not, the reasons thereof?*

Minister for Science and Technology: (a) An amount of Rs.231.360 million has been allocated by the Government in the PSDP 2007-08 for the project "Provision of Safe Drinking Water". Against this allocation an amount of Rs.113.110 million has been received Up till now. The released funds have been utilized on the project activities as envisaged in the PC-1.

(b) The project activities are being undertaken as per physical plan. A summary of progress achieved and problems being faced is give as under:

Sl. No.	Activities	Progress
1.	Establishment of water Quality Monitoring Laboratories (18)	Nine labs have been established in hired building (Muzaffarabad, Mansehra, Mianwali, Sargodha, Sialkot, Sahiwal, Multan, Nawab Shah, and Karachi). Construction, Design and cost estimates are being finalized for six lab buildings where land has been acquired (Karachi, Nawab Shah, Sukkur, D.I.Khan, Lora Lai and Khuzdar), whereas, in Gilgit, lab is being constructed at available land of PCSIR. Punjab Government has not provided land despite hectic efforts. While NWFP has made it available at D.I Khan.
2.	Assessment Survey of All Existing Water Supply Schemes	In all four provinces 4301 water supply schemes have been surveyed (2577 in Punjab, 872 in Sindh,665 in NWFP,79 in Balochistan and 108 in AJK/Northern Areas).
3.	Capacity Building of staff of Water Supply Agencies	Under this activity, first of all the training needs of staff of the water supply agencies were assessed. The training courses have been scheduled upto December 2008. Upto now 13 courses have been successfully conducted and 16 more courses are scheduled at Islamabad and 10 at Karachi upto December 2008.
4.	Monitoring and Surveillance of Water Supply Schemes	Under this component water quality of 24 major cities and 2577 water supply schemes have been monitored.

(c) Project approved gestation period is 60 months. It will be completed by 2010-11

Mr. Chairman: Any supplementary.

Senator Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, establishmentof water quality monitoring laboratories, drinking water pure drinking water

عوام کو مہیا ہو۔ اس کے لیے ہے اور laboratories جو بنائی گئی ہیں۔ اٹھارہ یہ کہہ رہے ہیں جن میں سے صرف مانسہرہ، میانوالی، سرگودھا، سیالکوٹ، ساہیوال، ملتان، نواب شاہ اور کراچی باقی کی under process ہیں۔ جناب drinking water supply کرنا سابقہ حکومت کی بھی اولین ترجیح تھی اور موجودہ حکومت کی بھی اولین ترجیح ہے لیکن ابھی تک laboratories صحیح طور پر function نہیں کر رہیں۔ کراچی میں بھی وہ کہتے ہیں کہ بنے گی۔ لاہور کا ذکر نہیں ہے۔ میں یہ معلوم کرنا چاہوں گا کہ کیا لاہور میں کوئی laboratory نہیں ہے یا آپ نے ذکر نہیں کیا اور گوجرانوالہ جو میرا شہر ہے سب سے زیادہ contaminated water اگر کہیں موجود ہے تو وہ گوجرانوالہ میں ہے۔ کوئی laboratory نہیں ہے اور بہت سے لوگ بیماریوں کا شکار ہو رہے ہیں اور سب سے زیادہ ہیپاٹائٹس اے بی سی ہمارے شہر میں سرفہرست ہیں۔ اسی drinking water کی وجہ سے ہے۔ جناب والا! وہاں laboratory کیوں نہیں ہے اور کیوں یہ ساری laboratories بہت تھوڑی ہیں سارے ملک میں۔ اس کے متعلق حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے۔ اگر ہمیں 2011ء تک لے جائیں گے drinking water کے لیے تو 2011ء تک اموات کی شرح آپ کی investment سے بہت زیادہ بڑھ جائے گی۔

جناب چیئرمین: جی کائرہ صاحب۔

جناب قمر الزمان کائرہ (وزیر امور کشمیر اور شمالی علاقہ جات): شکریہ جناب چیئرمین، ایک تو میں وضاحت کرنا چاہتا ہوں جی کہ Clean Drinking Water Project basically Ministry of Science and Technology کے پاس نہیں ہے۔ بھنڈر صاحب جو filtration plants کی بات کر رہے ہیں وہ Ministry of Industrial Production لگا رہی ہے۔ وہ اس وقت پاکستان کی ہر یونین کونسل میں ایک ایک plant لگ رہا ہے جو یقیناً sufficient نہیں

ہوگا لیکن حکومت کے resources جتنے ہیں اس میں بہت بڑا contribution اور بہت بڑی attention اسی طرف ہے اور یقیناً بہت ساری diseases اس کا مسئلہ ہے۔ میں تھوڑا سا اور بھی update کرتا چلوں کہ یہ جو جواب آیا تھا اس وقت ہم نے بتایا تھا کہ 9 لیب ہماری مکمل ہو چکی ہیں out of 18 but now currently ان میں سے گیارہ labs مکمل ہوگئیں ہیں اور چھ labs جو پہلی تھیں ان کو upgrade کیا گیا تھا۔ اس سارے project میں ہم نے 18 labs بنانی تھیں۔ گیارہ labs بن گئی ہیں، چھ labs پہلے سے موجود تھیں، ان کو upgrade کر دیا گیا ہے اور remaining labs کے لیے سامان لے لیا گیا ہے۔ اس وقت وہ mostly کرایے کی buildings میں ہیں۔ گوجرانوالہ میں Punjab government میں پورے پنجاب میں واحد جگہ ہے جہاں انہوں نے جگہ دے دی ہے۔ اب اگر جگہ مل گئی ہے تو اس پر انشاء اللہ as quick as possible وہاں پر building بنا کے وہ lab operational ہو جائے گی اور اس کا کام صرف پانی کا ٹیسٹ کرنا ہے، water testing ہے۔ اس کے علاوہ ہم نے چوبیس کے قریب pilot projects لگانے تھے فلٹریشن پلانٹس کے لیے۔ ان میں تین لگ گئے ہیں باقی 21 under process ہیں اور ان کے لیے ہم نے ایچ ایم سی کو آرڈر دیا ہوا ہے تاکہ locally manufacture ہو کر یہ plants لگ سکیں۔ مجھے بھنڈر صاحب کے conern کا بالکل احساس ہے۔ I also belong to that area. اس علاقے میں پانی کا واقعی بہت بڑا مسئلہ ہے بلکہ یہ سارے ملک کا مسئلہ ہے لیکن جہاں تک اس سوال کا تعلق ہے یا Ministry of Science and Technology سے اس سوال کے تعلق کا مسئلہ ہے اس کا کام صرف labs بنا کر مختلف علاقوں کے پانی کو test کرنا تھا اور ہمیں وہاں پر Pilot project لگا کر Ministry of Production کو support کرنا تھا۔ اگلا کام ان کا ہے اور وہ پورے ملک کے اندر اس کا جال بچھا رہے ہیں جی۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب والا! میرا سوال پھر Ministry of Production کو transfer کیا جائے۔ میرے سوال کا جواب مکمل نہیں ہے۔ اگر ان کا نہیں ہے تو ان کی مہربانی ہے کہ انہوں نے اتنا جواب دے دیا ہے لیکن Ministry of Production کو سوال transfer کیا جائے کیونکہ I want complete answer.

میاں منظور احمد وٹو: چیئرمین صاحب! میں جناب بھنڈر صاحب کی بات سے بالکل اتفاق کرتا ہوں اور جناب کائرہ صاحب نے درست فرمایا ہے کہ یہ سوال ان کی Ministry سے متعلق نہیں ہے، یہ Ministry of Inudstries and Production سے متعلق ہے۔ اس سلسلے میں Science and Technology کی وزارت ان کو اس particular issue پر technical assistance مہیا کرتی ہے۔ جناب کائرہ صاحب نے صحیح فرمایا ہے اور یہ سوال اگر Ministry of Industries and Production کو transfer کر دیا جائے تو اس پر ہم تفصیلی جواب دیں گے اور جو بھی relevant questions ہوں گے ان کا بھی تفصیلی جواب دیں گے۔

جناب چیئرمین: میرا خیال ہے پھر supplementary رہنے دیتے ہیں۔ Ministry کو بھی چاہیے تھا، اب پتہ نہیں ہماری سینیٹ نے ان کو غلط بھیجا ہے یا Ministry آگے بھیج دیتی۔

جناب قمر الزمان کائرہ: جناب میں تھوڑی سی وضاحت کر دیتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی جی کائرہ صاحب۔

جناب قمر الزمان کائرہ: we just read the qeustion. تو یہ Science and Technology سے related تھا۔ یقیناً یہ clean drinking water issue ایک بہت اہم issue ہے لیکن جہاں تک سوال کا تعلق تھا اس بارے میں نہ Secretariat نے غلطی کی ہے نہ وزارت نے غلطی کی ہے۔ سوال یہ تھا کہ

Will the Minister of Science and Technology be pleased to state whether it is a fact that an amount of Rs.231.360 million was allocated ? Yes,

یہ ہمیں allocate ہوئے تھے لیکن اگر سوال ان سے ہونا ہے clean drinking water کا تو وہ سوال الگ آئے گا۔ یہ نہ آپ کے Secretariat کی غلطی ہے نہ ہماری وزارت کی غلطی ہے۔ میری ممبر سے درخواست ہوگی کہ وہ نیا سوال دے دیں تاکہ اس پر وٹو صاحب proper جواب دے

سکیں اور وہ اس پر بڑا concentrate کر رہے ہیں۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر: میں نے سوال دیا ہے پی ڈی ایس پی پڑھ کے۔ آپ کی جو allocations ہیں وہ PDSP میں دی ہوئی ہیں۔

جناب چیئرمین: وہ تو وہ مان رہے ہیں لیکن آگے جو progress ہے وہ تو Ministry of Industries نے کرنی ہے۔

جناب قمر الزمان کائرہ: جناب Science and Technology کا بجٹ الگ ہے۔ اگر آپ کا issue clean drinking water supply ہے یا آپ کا مسئلہ Filtration plants ہیں تو اس کا head الگ ہے۔ اس کی وزارت الگ ہے۔

جناب چیئرمین: اور safe drinking water کا الگ ہے۔

جناب قمر الزمان کائرہ: جی جناب چیئرمین صاحب! Science & Technology کا کام technical support فراہم کرنا تھا لیکن اگر provision of the filtration plants کی بات کرنی ہے تو وہ الگ head ہے اور میں بھنڈر صاحب سے بھی گزارش کروں گا کہ وہ بجٹ میں بھی الگ head میں reflected ہے۔ جس head کی آپ بات کر رہے ہیں وہ اسی کا head ہے۔

Senator Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, the progress made in the said projects so far,

میں نے progress بھی مانگی ہے۔ اس لیے جناب ان کی حد تک جواب آگیا ہے۔ اگر یہ transfer کر دیں تو We will get the answer. بڑا important سوال ہے جناب۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔ چلیں، راجہ صاحب اس کو wording کی بھی ضرورت ہے۔ وہ elaboration کر کے پھر اس کو Ministry of Industries کو بھیج دیں تاکہ بھنڈر صاحب سے coordination کر کے اس کا جواب دے سکیں۔ یہ defer ہوگیا تو We will not go into supplementaries.

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: کائرہ صاحب بڑے خدا ترس آدمی ہیں۔ گزارش یہ

ہے اس میں ہماری سینیٹ کی بڑی input تھی اور پوری Council بنی' بل یہاں سے گیا۔ اگر یہ ذاتی طور پر اس میں دلچسپی لیں گے تو ان کا مسئلہ بھی ہلکا ہو گا اور مانسہرہ کا مسئلہ بھی حل ہو گا۔ وجہ یہ ہے کہ جو پانی ہمیں مل رہا ہے بلکہ لوگوں کو مل رہا ہے کیونکہ ہم تو خدا کے فضل سے بند بوتلیں پیتے ہیں لیکن غریب بیچارے کا وہی حال ہے کہ نہ آٹا ہے نہ اس کے لیے پانی ہے' نہ اس کے لیے دوائیاں ہیں۔ اگر اس سلسلے میں یہ ذاتی طور پر ذرا دلچسپی لیں گے تو مسئلہ حل ہو گا کیونکہ گیلانی صاحب بھی اس پر انتہائی ناراض ہیں کہ اگرغریبوں کو صاف پانی نہیں ملتا اور انہوں نے میرا خیال ہے پچھلے دنوں اس سلسلے میں press conference بھی کی ہے۔ تو ذرا تھوڑی نظر کرم کریں گے تو انشاء اللہ یہ مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔ شکریہ جی۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: میرا خیال ہے جب یہ سوال آئے گا تو پھر اس پر discussion کر لیجئے گا We go on to the next queston.

جناب قمر الزمان کائرہ: اگر معزز ممبران چاہیں تو میں یہ بتانے کو تیار ہوں کہ labs کہاں کہاں بنی ہیں۔

جناب چیئرمین: سومرو صاحب' جب filtration کا سوال آئے گا تو پھر وہ بتائیں گے۔ اس وقت discuss کرلیں گے ناں' اس وقت وٹو صاحب discuss کریں گے۔ کائرہ صاحب یہ بتا دیں کہ کہ پلانٹ کہاں کہاں ہیں؟

جناب قمر الزمان کائرہ: جناب مجھے جواب دینے سے بہت خوشی ہوگی۔ اگر فاضل ممبران مجھے اجازت دیں کہ میں جواب دے سکوں۔ جناب اگر ہر سیٹ بیٹھ کے سوال کرے گی تو پھر تو جواب نہیں دیا جاسکے گا۔ اگر مجھے فاضل ممبر اجازت دیں گے تو میں پورا جواب دینے کی پوزیشن میں ہو سکتا ہوں۔

Mr. Chairman: Please let the Minister answer.

وزیر صاحب کو سن لیں ناں' ان کو موقع دیں - یہ سارے ملک کا مسئلہ ہے۔ وہ مان رہے ہیں' خود اعتراف کر رہے ہیں۔

جناب قمر الزمان کائرہ: جناب چیئرمین! میں نے عرض کر دیا ہے کہ clean drinking water ہمارے ملک کے بہت بڑے حصے کا مسئلہ ہے، یقیناً ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ As far as this question is concerned and the supplementary questions relating to this question are concerned. میں نے واضح کیا ہے کہ ہمارا کام صرف pilot project لگانا تھا۔ Science and Technology نے ملک کے اندر اٹھارہ نئی labs بنانی تھیں اور چھ پرانی labs کو upgrade کرنا تھا۔ ہم نے چھ نئی labs کو upgrade کر دیا ہے، گیارہ نئی labs بنا دیں ہیں اور باقی جو ہماری سات labs ہیں وہ under process ہیں۔ ان کا سامان procure ہوگیا ہے۔ Provincial governments نے ہمیں ان کے لیے جگہ allocate کرنی ہے۔ وہ جگہ باقی صوبوں نے دے دی ہے۔ پنجاب میں صرف گوجرانوالہ میں ملی ہے جو بھنڈر صاحب کا سوال تھا۔ اس پر ہم کام کر رہے ہیں۔

جہاں تک تعلق ہے کہ کون کون سی جگہوں پر یہ labs بن رہی ہیں۔ یہ پنجاب میں لاہور میں، بہاولپور میں، ڈیرہ غازی خان میں، فیصل آباد میں، گوجرانوالہ میں، سیالکوٹ، ملتان، ساہیوال، سرگودھا، میانوالی۔

بلوچستان میں، کوئٹہ، لورالائی، خضدار میں، سندھ میں کراچی، سکھر، نواب شاہ اور حیدر آباد۔ این ڈبلیو ایف پی میں، پشاور، ڈیرہ اسماعیل خان، مردان۔ اے جے کے اور فاٹا میں، مظفر آباد، گلگت اور خیبر ایجنسی۔ خیبر ایجنسی میں labs install کر دی گئی ہیں۔ میں فاضل ممبران سے بھی گزارش کروں گا اگر کہیں اور ضرورت ہو گی تو Science and Technology کی حد تک ہمارا کام technical skill and support فراہم کرنا ہے، وہ ہم ضرور فراہم کریں گے، اگر اور بھی labs سے ہوں گی۔ ہمیں پچھلے PSDP سے اس کے لیے funds allocate ہوئے تھے۔ اس کی جو total cost of the project ہے total completion پر This is 1413.350 million. اور Fund released upto September 08, 668.1345 million اور demand تھی 08098 hundred million. تو ہم اس کے projects انشاء اللہ مکمل کریں گے۔ I assure the House کہ مزید بھی کسی جگہ سائنس و ٹیکنالوجی کی طرف سے ٹیکنیکل سپورٹ چاہیے ہوگی

تو we will provide that باقی ہیں ہاؤس کو as member of Cabinet بتاؤں گا گو کہ سوال کا جواب تو میاں صاحب دیں گے لیکن اس وقت Ministry of Production & Industries بھر پور طریقے سے باوجود وسائل کی کمی کے پاکستان کے ہر علاقے میں' ہر یونین کونسل میں جو بھی target ہو وہ filtration plants لگا رہی ہے ۔یقیناً آپ کے علاقے میں اگر کوئی ایسے علاقے ہیں اگر کوئی ایسا خاص focus ہے جہاں پر زیادہ تکلیف ہے تو آپ ان سے prioritise کرائیں اپنی priority لکھ کر دیں تو وہ یقیناً اس پر کام کریں گے۔

میاں منظور احمد وٹو. جناب ! آپ کی اجازت سے' معزز سینیٹرز صاحبان کو میں نے مضطرب دیکھا ہے کہ پاکستان کے کئی حصوں میں clean drinking water دستیاب نہیں ہے جس کی وجہ سے بیماریاں بھی پھیل رہی ہیں اور اس کی وجہ سے اضطراب بھی ہے۔ تو یہ سوال چونکہ منسٹری آف انڈسٹری کے بارے میں ہے ۔میں اس معزز ایوان کی اطلاع کے لیے عرض کیے دیتا ہوں کہ یہ clean drinking water سکیم جو ہے ۔منسٹری آف انڈسٹریز اینڈ پروڈکشن میں take up کیا ہوا ہے اور اس کو work out کیا ہے۔بلوچستان ' صوبہ سرحد اور سندھ میں اس پر کام جاری ہو چکا ہے ۔پنجاب میں ابھی کام شروع ہونا ہے اور اس کی صورت یہ ہے کہ شروع میں جب یہ سکیم بنائی گئی تھی تو پورے پاکستان کی ایک تحصیل میں ایک clean drinking water کا منصوبہ لگانے کا پروگرام تھا ۔بعد میں اس کی شدید ضرورت کے پیش نظر یہ فیصلہ کیا گیا کہ ہر یونین کونسل میں ایک project لگایا جائے ۔چنانچہ اس کے مطابق چھ ہزار پراجیکٹس clean drinking water کے پورے پاکستان میں لگانے کا پروگرام ہے اور اس میں اب پرائم منسٹر صاحب اتنے interested ہیں کہ انہوں نے special meeting کی ہے اور special meeting میں دو چیزیں سامنے آئی ہیں۔ ایک یہ ہے کہ electricity کے ذریعے یہ projects لگائے جائیں اور دوسرا یہ ہے کہ solar energy کا طریقہ کار اختیار کیا جائے۔ جناب چیئرمین! solar energy کا جو طریقہ کار ہے، اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ اس سے جہاں یونین کونسل میں ایک پراجیکٹ لگنا ہے وہاں دو لگ جائیں گے اور پھر اس کی maintenance cost بھی نہیں ہے اور بجلی کا جو خرچہ ہے وہ بھی ختم ہو جائے گا کہ solar energy پر بجلی کا خرچہ نہیں ہوتا۔اس

لیے پرائم منسٹر صاحب نے خاص طور پر مجھے یہ task assign کیا ہے کہ میں اس کو examine کروں اور میری سربراہی میں ایک کمیٹی بنا دی ہے کہ اس کو دیکھیں کہ اس کو solar energy کے طور پر چلایا جائے یا electricity پر چلایا جائے اور اگر solar enegy کا فیصلہ ہوتا ہے تو پھر میں اس معزز ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ اس سے چھ ہزار کی بجائے بارہ ہزار پراجیکٹس پورے پاکستان میں لگ جائیں گے اور ہر یونین کونسل میں دو clean drinking water کے project لگ جائیں گے اور میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان کی بہت بڑی آبادی جو ہے اس کو صاف پانی مل سکے گا۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: اس پر اور بھی discussion ہے ۔ Time ختم ہو رہا ہے ۔ ہمارا ایک سوال رہ گیا ہے وہ بلیدی صاحب کا ہے ۔ کیونکہ بعد میں جب یہ سوال آئے گا تو پھر اس پر discussion ہو سکتی ہے ۔ بہت زیادہ time consume ہو گیا ہے ۔ Questions Hour کا time بھی ختم ہو رہا ہے اور ایک سوال رہ جائے گا۔ بلیدی صاحب کو بولنے دیں ۔ پھر ان کا سوال رہ جائے گا۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی : بس کریں آپ نے دس پندرہ سپلیمنٹری کر دیئے ہیں۔

جناب چیئرمین: یہ سوال آپ کی منسٹری کا ہے ۔جی امجد صاحب

سینیٹر محمد امجد عباس: میرا سوال ہے کہ آپ تجربہ نہ کریں۔ ہمارے کوٹ ادو میں بہت زیادہ دھوپ ہے ۔ ادھر لگا دیں۔ دوسرا لاعلمی بھی ایک نعمت ہے۔ جب تک لیبارٹری نہیں آئی تھی ہمیں پتا نہیں تھا کہ ہم کیا پی رہے ہیں۔ ہم تو سمجھتے تھے کہ کوٹ ادو کا پانی سب سے اچھا ہے ۔ اب پتا چلا کہ اس میں RNS ہے تو خدا کے لیے ہماری طرف آ جائیں اور ہمیں RNS سے بچائیں۔

جناب چیئرمین: اس پر تفصیل سے بات ہو جائے گی۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر : جناب ایک سیکنڈ ! میاں منظور صاحب ! اس کے اخراجات یونین کونسل یا دوسری سوسائٹیاں دیں گی ۔ اگر ایسا کیا تو دوسرے دن میں وہ بند ہو

جائیں گے ۔خدا را! یہ کیجئے اس کا انتظام کہ جہاں لگانا ہے وہاں اس کی ریگولر payment کا ضرور انتظام کیجئے گا۔ اگر آپ یہ چاہیں کہ لوگ اکٹھا کر کے دیں تو کسی نے نہیں دینا ہے ۔ساری سکیمیں فیل ہو جائیں گی۔

میاں منظور احمد وٹو: ہمارے محترم بھائی جناب بھنڈر صاحب کی خدمت میں آپ کے توسط سے عرض کرتا ہوں کہ یہ جو clean drinking water projects بنائے جا رہے ہیں initially ہماری وزارت کے تحت ان پر کام ہو رہا ہے تو اس میں تین سال کی maintenance کی cost بھی شامل کی ہے کہ تین سال میں جب یہ project لگیں گے تو تین سال تک اس کی cost بھی گورنمنٹ pay کرے گی۔

جناب چیئرمین: سوال نمبر ۱۶، مسٹر محمد اسمٰعیل بلیدی صاحب۔

16. ***Dr. Muhammad Ismail Buledi:** (Notice received on 27-09-2008 at 08:15 a.m.)

Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state the names, date of appointment and place of domicile of Pakistani Ambassadors / High Commissioners serving abroad?

Makhdoom Shah Mahmood Qureshi: The names, date of appointment and place of domicile of Pakistani Ambassadors/High Commissioners, presently serving abroad, are as follows:

LIST OF PAKISTANI AMBASSADORS/HIGH COMMISSIONERS

S. No	Name of Ambassador	Place of Posting	Date of Appointment	Domicile	Remarks
1.	Mr. Khalid Durrani	Abuja (Nigeria)	28.11.2006	NWFP	
2.	Mr. Khursheed Ahmed Junejo	Abu Dhabi (UAE)	01.09.2008	Sindh	
3.	Mr. Khalid H. Yousafani	Addis Ababa (Ethiopia)	27.05.2008	Sindh (R)	

S. No.	Name of Ambassador	Place of Posting	Date of Appointment	Domicile	Remarks
4.	Mr. Muhammad Hafeez	Algiers (Algeria)	12.05.2008	Punjab	
5.	Mr. Irfan ur Rehman Raja	Almaty (Kazakhstan)	03.08.2005	Punjab	
6.	Mr. M. Akhtar Tufail	Amman (Jordan)	03.03.2007	Punjab	
7.	Lt. Gen. (R) Syed Iftikhar Hussain Shah	Ankara (Turkey)	13.05.2005	NWFP	
8.	Mr. Said Akbar Afridi	Ashgabat (Turkmenistan)	15.03.2006	FATA	
9.	Mr. Iftikhar H. Kazmi	Athens (Greece)	13.12.2007	Punjab	
10.	Mr. Abdul Hamid	Baku (Azerbaijan)	30.06.2008	Punjab	
11.	Maj. Gen. (R) Syed Haider Jawed	Bandar Seri Begawan (Brunei Darussalam)	01.01.2006	Punjab	
12.	Lt. Gen. (R) Khateer Hasan Khan	Bangkok (Thailand)	16.03.2006	NWFP	
13.	Mr. Nawabzada Amin Ullah Khan Raisani	Beirut (Lebanon)	04.08.2007	Balochistan	
14.	Mr. M. Masood Khan	Beijing (China)	11.09.2008	A.J.K.	
15.	Mr. Mohammad Nawaz Chaudhry	Belgrade (Serbia)	07.05.2008	Punjab	
16.	Mr. Shahid A. Kamal	Berlin (Germany)	28.09.2007	Punjab	
17.	Mrs. Ayesha Riyaz	Berne (Switzerland)	17.11.2006	Punjab	
18.	Mr. Tanveer A. Khashkheli	Bishkek (Kyrgyz Republic)	26.08.2008	Sindh (R)	
19.	Mr. Shafkat Saeed	Brussels (Belgium)	03.10.2008	Punjab	
20.	Mr. Sanaullah	Bucharest (Romania)	05.03.2006	Punjab	

S. No	Name of Ambassador	Place of Posting	Date of Appointment	Domicile	Remarks
21.	Syed Mushtaq Ali Shah	Budapest (Hungary)	04.12.2005	Sindh (R)	
22.	Syed Ishtiaq Hussain Andrabi	Buenos Aires (Argentina)	04.01.2006	Punjab	
23.	Ms. Seema Naqvi	Cairo (Egypt)	22.07.2008	Punjab	
24.	Mr. Jalil Abbas Jilani	Canberra (Australia)	17.06.2007	Punjab	
25.	AVM (R) Shahzad Aslam Chaudhry	Colombo (Sri Lanka)	17.09.2006	Punjab	
26.	Ms. Fauzia Abbas	Copenhagen (Denmark)	15.11.2006	NWFP	
27.	Mr. Manzar Shafiq	Damascus (Syria)	27.01.2007	Punjab	
28.	Mr. Alamgir Bashar Khan Babar	Dhaka (Bangladesh)	06.08.2005	NWFP	
29.	Mr. M. Asghar Afridi	Doha (Qatar)	08.12.2005	FATA	
30.	Ms. Naghmana Hashmi	Dublin (Ireland)	17.10.2007	Punjab	
31.	Mr. Khalid Usman Qaiser	Dushanbe (Tajikistan)	08.04.2008	Punjab	
32.	Mr. Zamir Akram	Geneva (Switzerland)	02.10.2008	Sindh (U)	
33.	Mr. Arif Ayub	The Hague (Netherlands)	02.05.2008	NWFP	
34.	Ms. Rifat Iqbal	Harare (Zimbabwe)	03.09.2005	Punjab	
35.	Mr. Najm-us-Saqib	Havana (Cuba)	30.11.2007	Punjab	
36.	Maj. Gen. (R) Ali Baz Khan	Jakarta (Indonesia)	21.03.2006	Punjab	
37.	Mr. Tariq Azizuddin	Kabul (Afghanistan)	13.12.2005	NWFP	
38.	Syed Abrar Hussain	Kathmandu (Nepal)	14.05.2008	NWFP	
39.	Mr. Alam Brohi	Khartoum (Sudan)	22.08.2008	Balochistan	
40.	Maj. Gen. (R) Tahir Mehmood Qazi	Kuala Lumpur (Malaysia)	09.01.2007	Punjab	

S. No.	Name of Ambassador	Place of Posting	Date of Appointment	Domicile	Remarks
41.	Maj. Gen. (R) Ghazanfar Ali Khan	Kyiv (Ukraine)	30.04.2007	Punjab	
42.	Ms. Fauzia M. Sana	Lisbon (Portugal)	20.06.2005	Punjab	
43.	Mr. Wajid Shamsul Hassan	London (United Kingdom)	23.06.2008	Sindh	
44.	Ms. Humaira Hassan	Madrid (Spain)	07.11.2007	Punjab	
45.	Mr. Ikramullah Mehsud	Manama (Bahrain)	17.01.2008	FATA	
46.	Mr. M. Naeem Khan	Manila (Philippines)	11.12.2005	Punjab	
47.	Ms. Zehra H. Akbari	Mexico (Mexico)	20.11.2007	Punjab	
48.	Mr. M. Khalid Khattak	Moscow (Russia)	22.07.2008	NWFP	
49.	Mr. Sohail Amin	Muscat (Oman)	12.05.2008	Punjab	
50.	Mr. Iftikhar A. Arain	Nairobi (Kenya)	17.08.2006	Sindh (R)	
51.	Mr. Shahid Malik	New Delhi (India)	11.12.2006	Punjab	
52.	Mr. Rab Nawaz Khan	Oslo (Norway)	12.04.2006	NWFP	
53.	Mr. Musa Javed Chohan	Ottawa (Canada)	29.12.2006	Punjab	
54.	Ms. Asma Anisa	Paris (France)	13.03.2007	Punjab	
55.	Mr. Muhammad Younis Khan	Phnom Penh (Cambodia)	28.04.2007	NWFP	
56.	Mr. Ghulam Farid Farrukh	Port Louis (Mauritius)	18.03.2008	Punjab	
57.	Mr. Athar Mahmood	Prague (Czech Republic)	16.08.2006	Sindh (U)	
58.	Mr. Ashraf Qureshi	Pretoria (South Africa)	19.01.2006	Punjab	
59.	Mr. Noorullah Khan	Pyongyang (North Korea)	31.08.2005	Balochistan	
60.	Mr. Rizwan-ul-Haq Mahmood	Rabat (Morocco)	12.05.2007	Punjab	

S. No.	Name of Ambassador	Place of Posting	Date of Appointment	Domicile	Remarks
61.	Admiral (R) Shahid Karim Ullah	Riyadh (Saudi Arabia)	23.02.2006	Sindh	
62.	Ms. Tasnim Aslam	Rome (Italy)	17.11.2007	A.J.K.	
63.	Mr. Burhan-ul-Islam	Santiago (Chile)	26.07.2008	Punjab	
64.	Mr. Jauhar Saleem	Sarajevo (Bosnia)	19.02.2008	Punjab	
65.	Mr. Murad Ali	Seoul (South Korea)	18.08.2007	Punjab	
66.	Mr. Sajjad Ashraf	Singapore (Singapore)	31.07.2004	Punjab	
67.	Mr. Shaheen A. Gilani	Stockholm (Sweden)	06.04.2006	Punjab	
68.	Mr. Sajjad Kamran	Tashkent (Uzbekistan)	04.04.2005	Punjab	
69.	Mr. M. B. Abbasi	Tehran (Iran)	06.10.2008	Sindh	
70.	AVM (R) Iqbal Haider	Tripoli (Libya)	20.08.2005	Punjab	
71.	Mr. Faiz M. Khoso	Tunis (Tunisia)	06.01.2006	Sindh (R)	
72.	Mr. Shahbaz	Vienna (Austria)	28.08.2008	Punjab	
73.	Ms. Seema Illahi Baluch	Warsaw (Poland)	30.08.2006	Punjab	
74.	Mr. Husain Haqqani	Washington (USA)	27.05.2008	Sindh	
75.	Mr. Abdullah Hussain Haroon	New York (Parep UN)	03.09.2008	Sindh	
76.	Mr. Munawar Saeed Bhatti	Wellington (New Zealand)	24.05.2006	Punjab	
77.	Mr. Qazi M. Khalilullah	Yangon (Myanmar)	22.06.2008	Sindh (U)	
78.	Vacant	Baghdad (Iraq)			

S. No	Name of Ambassador	Place of Posting	Date of Appointment	Domicile	Remarks
79.	Vacant	Brasilia (Brazil)			
80.	Vacant	Dakar (Senegal)			
81.	Vacant	Male (Maldives)			
82.	Vacant	Sana (Yemen)			
83.	Vacant	Tokyo (Japan)			
84.	Vacant	Kuwait (Kuwait)			
85.	Vacant	Hanoi (Vietnam)			

جناب چیئرمین: سپلیمنٹری۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: جناب چیئرمین! یہ عام سا سوال ہے کہ آج کی meeting میں یہ فیصلہ ہوا ہے کہ تین سے زیادہ سپلیمنٹری نہیں ہوں گے۔ تو آپ نے آج ہی اس rule اور پابندی کو آپ نے ممبروں کے ذریعے ختم کروایا ہے ------

جناب چیئرمین: کس کو؟

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، آج آپ نے خود ہی فیصلہ کیا کہ تین سپلمنٹری سے زیادہ نہیں ہوں گے---

جناب چیئرمین: ہم نے سپلیمنٹری تین ہی دیئے ہیں۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: یہ تو پانچ، چھ، سات ------

جناب چیئرمین: یہ آخری issue جو ایسا پانی کا تھا، تو آپ کے ساتھی تھے۔ ورنہ تو میں نے تین سے زیادہ کی ---------

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: یہ پابندی کرنی چاہیے تھی۔

جناب چیئرمین: سارے ہاؤس کے ممبران کا اس میں interest تھا۔ سارے ممبران کا اس میں interest تھا۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: Questions رہ جائیں گے نا۔

جناب چیئرمین: آپ کے question کے لیے خاص طور پر time دے رہا ہوں ورنہ time ختم ہو گیا ہے۔ اس لیے آپ کو موقع دے رہے ہیں۔ آپ وقت ضائع نہ کریں پھر مجھے بند کرنا پڑے گا۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: آپ کی بہت مہربانی۔ یہ جو میں نے سوال کیا ہے کہ باہر جو سفیر ہیں یا ہائی کمشنر ہیں، ان کا صوبہ وار بتایا جائے۔ تو آپ دیکھ لیں کہ ان میں کل ۷۷ سفراء اور ہائی کمشنرز انہوں نے لکھے ہیں اور تقریباً سات آٹھ ملکوں میں اسامیاں خالی ہیں اور نئی حکومت نے، میرے خیال میں پیپلز پارٹی نے 2008ء میں ۲۵ سفیر appoint کیے ہیں ہمارے پارلیمانی امور اور قانون کے جو منسٹر ہیں ہمارے دوست بھی ہیں اور بڑے powerful minister بھی ہیں اور ہم نے پہلے پارلیمانی منسٹر ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی سے کہا تھا کہ ہر محکمے کے جوابات نہ دیا کریں۔ کیونکہ پھر وہ آگے اس کو -----

جناب چیئرمین: اس کو relevant to the question رکھیں کیونکہ time ختم ہو رہا ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: تو میں اس لیے فاروق صاحب سے کہتا ہوں کہ آپ بتائیں کہ بلوچستان کے تین ہیں جن میں سے دو بلوچی ہیں ایک کا ڈومیسائل بلوچستان کا نہیں ہے۔ تو منسٹر صاحب سے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کوٹے کے حوالے سے 6% جو بنتا ہے تو اس سے ہٹ کر پسماندہ صوبے کو accommodate کرنا چاہیے تھا---

جناب چیئرمین: آپ کا سوال کیا ہے۔ سوال بتائیں۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: ہمارے بلوچی لوگ جو باہر عمان، مسقط، دبئی میں بہت زیادہ ہیں ان کی حوصلہ افزائی کے لیے، ان کو اعتماد دینے کے لیے اگر بلوچستان کا کوئی پشتو بلوچی وہاں پر appoint کریں تو اس سے وہ خوش ہوں گے اور اگر یہ حکومت بھی اس طرح ان کی داد رسی نہیں کرے گی تو پھر یہ زیادتی ہے اور اس پر مجھے احتجاج بھی ہے کہ اس سے پہلے بھی دو تین دفعہ یہ سوال آ چکا ہے اور ہمیں کہا گیا کہ ہم ازالہ کریں گے۔ آپ کو مطمئن کریں گے۔ تو فاروق صاحب مجھے یہ بتائیں اور منسٹری کے سیکرٹری کو بلا کر یا کمیٹی کو

refer کریں اور ہمیں باقاعدہ مطمئن کریں ورنہ بلوچستان کے جتنے بھی ممبران ہیں وہ احتجاج کریں گے۔

جناب چیئرمین: جواب سن لیں - نائیک صاحب

سینیٹر فاروق حامد نائیک: شکریہ جناب چیئرمین صاحب! آنریبل ممبر صاحب نے جس چیز کی طرف توجہ دلائی ہے، کہ 77 کی لسٹ میں بلوچستان سے سفیر صرف تین ہیں - اس پرہماری حکومت غور کر رہی ہے ور ہم نہیں چاہتے کہ کسی بھی صوبے کا جو حق ہے اس کو پامال کیا جائے اور ہماری حکومت نے آتے ہی بلوچستان کا ایک سفیر سوڈان میں لگایا ہے اور باقی پر بھی غور ہو رہا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ آپ دیکھیں گے کہ پرانی حکومت کے دوران حقوق کی جو پامالی کی گئی تھی اس کا بھی ازالہ کیا جائے گا۔ میں آنریبل ممبر کو assure کرتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد یہ دیکھ لیں گے کہ ان کا جتنا حق بنتا ہے اس کے مطابق سفیر لگائے جائیں گے۔ شکریہ

جناب چیئرمین : پری گل آغا صاحبہ - I have only three supplementary. آج بہت بولے ہیں۔

(مداخلت)

سینیٹر آغا پری گل: دیکھیئے یہ آپ کا بہت لاڈلا ہے۔یہ بار بار اٹھ رہا ہے -

جناب چیئرمین: وہ ہے تو -

(قہقہے)

سینیٹر آغا پری گل : یہ جتنا صحت مند ہے - اتنا ہی آپ کا لاڈلا ہے - جناب چیئرمین صاحب! شکریہ بہت بہت، جس طرح میرے بلیدی بھائی نے کہا کہ کتنی زیادتی کی بات ہے کہ اب جمہوریت کا نعرہ لگا لگا کر ایک سال ہونے والا ہے، اب انشاء اللہ سالگرہ بھی منائی جائے گی اور کیک بھی کاٹیں گے۔ رضا ربانی کے ہاتھوں ان کی سالگرہ کا کیک بھی کھائیں گے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ایک سال ہونے والا ہے اور یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم سوچیں گے۔

(مداخلت)

سینیٹر آغا پری گل: آپ جانے والے وقت کی بات نہ کریں۔ اب آنے والی دنیا کو دیکھیں کہ آنے والی دنیا کر رہی ہے۔ کیا ہوگا اور کس طرح ہوگا۔ جیسے چھ ماہ گزرے گئے ہیں' ایسے سال بھی یوں گزر جائے گا۔ مسئلہ یہ ہے کہ جب بھی میں بولتی ہوں' بے چاری زبیری صاحبہ کو ویسے بھی کو بہت پریشانی ہوتی ہے' میری تقریر کے دوران کبھی نہ کبھی disturb کرنے کے لیے بولتی رہتی ہیں۔ آئندہ میں بھی یہ روایت قائم کروں گی کہ وہ بولے گی تو میں بھی اٹھ کر مداخلت کروں گی۔

جناب چیئرمین: آپ اپنا سوال بتائیں۔

سینیٹر آغا پری گل: یہ میرا وعدہ ہے' میں بھی disturb کروں گی۔

جناب چیئرمین: آپ سوال بتائیں۔

(مداخلت)

سینیٹر آغا پری گل: آپ آرام سے بیٹھیں۔ آپ دیکھیں کہ پختون خواہ مداخلت کر رہے ہیں۔

(مداخلت)

سینیٹر آغا پری گل: ہاؤس کے سارے ممبران چیئرمین صاحب کو لاڈلے ہیں۔ آج تک انہوں نے کسی کو بھی بہت اچھا نہیں سمجھا بلکہ سب کو برابر سمجھا ہے۔

جناب چیئرمین: آپ سوال بتائیں تاکہ Question Hour ختم کریں۔

سینیٹر آغا پری گل: جناب والا! میں وزیر صاحب سے ایک بات پوچھنا چاہتی ہوں کہ چلیں! یہ کہتے ہیں کہ ابھی چھ ماہ ہی ہوئے ہیں۔ میں گزارش کرتی ہوں کہ جو بندہ کرنے والا ہوتا ہے' وہ چھ دن میں یہ کام کر سکتا ہے' چھ منٹ میں یہ کام کر سکتا ہے۔ آپ دیکھیں کہ پنجاب کے سفیر 43 ہیں' سندھ کے 7 ہیں' بلوچستان کے 3 ہیں اور اس میں پختونخواہ کے 11 ہیں۔ یعنی اگر رلانا چاہتے ہیں' چیخنا چاہتے ہیں' رونا چاہتے ہیں یا پیٹنا چاہتے ہیں--- چلیں! پہلی حکومت نے جو کیا' سو کیا' ان کا وقت گزر گیا۔ کم از کم جو حکومت آئی ہے' یہ تو انصاف کریں۔ آپ دیکھیں کہ پورے بلوچستان سے 3 سفیر ہیں۔ وزیر صاحب نے کہا ہے کہ ہم نے سوڈان کے

لیے سفیر بلوچستان سے لیا ہے۔ اللہ جانے، پتا نہیں کہ کس شخص کو لیا ہے۔ جناب والا! ہم یہ نہیں کہتے ہیں کہ بلوچ کو لیں یا پٹھان کو لیں، یہ کم از کم بلوچستان کا ہو، اس کے پاس وہاں کا domicile ہو، یہ local ہو اور ہونا بلوچستان کا چاہیے۔ میں یہ کہتی ہوں کہ نا انصافی نہیں ہونی چاہیے۔ جمہوریت کا نعرہ لگانے والے کم از کم اب تو یہ انصاف کریں۔

جناب چیئرمین: انہوں نے کہا ہے کہ وہ انشاء اللہ اس کا ازالہ کریں گے۔ He has heard the sentiments of the members. انہیں چاہیے کہ وہ اس کی طرف priority base پر متوجہ ہوں۔

سینیٹر آغا پری گل: جناب والا! وہ میرے سوال کا جواب دیں۔ اب یہ تو نہیں ہونا چاہیے کہ کہ وہ بیٹھے بیٹھے ہی بولتے جائیں۔

جناب چیئرمین: اس پر تین ضمنی سوالات ہو چکے ہیں۔ پروفیسر خورشید صاحب۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: جناب والا! میرا ضمنی سوال وزیر محترم سے یہ ہے کہ ان 76 سفیروں میں پہلی بات یہ ہے کہ provincial representation صحیح نہیں ہوئی ہے۔ میرے پاس جو figures ہیں، ان کے مطابق سندھ سے 12 ہیں جب کہ NWFP سے 8 ہیں۔ دوسری اہم بات یہ ہے کہ ان میں سے 9 ریٹائرڈ فوجی ہیں جن میں سے 6 Armed Forces سے ہیں اور ایک نیوی سے اور دو ایئرفورس سے ہیں۔ عجیب بات یہ ہے کہ ٹوکیو اور کویت جو سیاسی، معاشی اور سفارتی یعنی ہر اعتبار سے بڑے اہم مقامات ہیں، یہ vacant ہیں۔ یہ کب سے vacant ہیں اور کیوں vacant ہیں؟ اس کے بارے میں بھی بتایا جائے۔ out of proportion فوج کے لوگوں کو accommodate کرنے کی جو پالیسی ہے، کیا یہ جاری رہے گی یا اسے آپ review کر رہے ہیں؟ علاوہ ازیں provincial تناسب جو ہے، آپ اسے کس طرح درست کریں گے، میرے سوال کے یہ تین پہلو ہیں۔

Mr. Chairman: Any comment?

سینیٹر فاروق حامد نائیک: جناب والا! جیسے میں نے عرض کیا ہے کہ اگر پرانی حکومت میں کوئی نا انصافی ہوئی ہے تو ہم اس کا انشاء اللہ تعالیٰ ازالہ کر رہے ہیں اور جو بھی چیزیں

ہیں، انہیں ٹھیک کر دیں گے۔ بلوچستان کا جو حق بنتا ہے اور کسی دوسرے صوبے کا بنتا ہے، اس کے حق کے مطابق یہ postings ہوں گی۔ دوسری بات یہ ہے کہ جو 7 or 8 posts vacant پڑی ہوئی ہیں، انہیں fill کرنے کے لیے بھی summaries move ہو رہی ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ vacancies بھی fill ہو جائیں گی۔ جہاں تک ان کی فوجیوں کی بات کا تعلق ہے، ہماری حکومت نے کوئی ایسا ریٹائرڈ آرمی آفیسر post نہیں کیا ہے اور جو ایسے officers پرانی حکومت میں post کئے گئے تھے، ان کے بارے میں حکومت review کر رہی ہے۔

Competency and efficiency is the first and the foremost thing which is in the mind of the present democratic government for the purpose of appointment on these important positions. Thank you.

Mr. Chairman: I think, that brings us to the end of the Question Hour. Now, there are pending five requests of supplementary questions. If the House agrees, we can cover it.

ٹھیک ہے یہ پھر پانچوں ہی لے لیتے ہیں۔ ویسے Question Hour ختم ہو گیا ہے اور qestions بھی ختم ہو گئے ہیں۔

سینیٹر وسیم سجاد: جناب والا! آخری سوال ہے۔

جناب چیئرمین: وسیم سجاد صاحب۔

سینیٹر وسیم سجاد: جناب والا! میں فاروق نائیک صاحب سے پوچھنا چاہوں گا کہ انہوں نے پچھلی حکومت کا ذکر کیا ہے، میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ کب تک اپنی غلطیوں کی ذمہ داری پچھلی حکومت پر ڈالتے رہیں گے، کیا اس بارے میں گورنمنٹ کا کوئی واضح پروگرام ہے؟

(قہقہے)

جناب چیئرمین: حاجی عدیل صاحب۔

سینیٹر وسیم سجاد: جناب والا! یہ اس کا کوئی جواب تو دیں۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: جناب والا! ایک تو ہمیں بتائیں جیسے پروفیسر صاحب نے کہا ہے کہ کیا یہ آبادی کے تناسب سے ان posts پر مختلف صوبوں اور FATA میں تقسیم ہوئی ہیں؟ دوسری بات یہ ہے کہ بعض جگہوں پر انہوں نے کچھ تبدیلی بھی کی ہے تو کیا یہ اپنی اتحادی پارٹیوں کو بھی اسی تناسب سے ان posts پر لگائیں گے یا صرف ایک پارٹی کے ہیں سب لوگ جائیں گے؟

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے' انہوں نے سن لیا ہے۔

سینیٹر فاروق حامد نائیک: جیسے میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ

it is not the party which is in mind. It is competency, it is the effeciency of a person which matters the most for the purpose of appointment on these important positions because an Ambassador or High Commissioner represents the country. And it is very important and it is of the utmost importance, I would say that the man's calibre and its integrity, his education, his experience in dealing as an Ambassador has been kept into mind.

(Interruption)

جناب چیئرمین: میرا خیال ہے کہ کوئی پارٹی کا issue نہیں ہے that is a separate issue. جمال خان صاحب۔

سینیٹر سردار محمد جمال خان لغاری: جناب والا! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ actual criterion کیا تھا جس کی بنیاد پر Ambassadors and High Commissioners کو موجودہ حکومت نے تبدیل کیا اور جن کو تبدیل کیا گیا' ان کی کیا ایسی ناقص کارکردگی تھی؟ اگر کوئی ناقص کارکردگی تھی تو مہربانی کرکے اس کے بارے میں یہ ہاؤس کو confidence میں لیں اور بتائیں کہ اگر ان کی وجہ سے خدانخواستہ ملک نے suffer کیاتو وہ بنیاد کیا تھی جس کی وجہ سے انہیں تبدیل کیا گیا ہے؟

جناب چیئرمین: یہ routine کی transfers ہیں۔

Senator Farooq Hamid Naik: Sir, with due respect to the honourable Member,

یہ specify کریں کہ کون سے شخص کو ہم نے ہٹایا ہے اور پھر میں اس کے مطابق جواب دوں گا۔

سینیٹر سردار محمد جمال خان لغاری: میں معزز وزیر سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ہمیں بتائیں کیونکہ ہماری اتنی معلومات نہیں ہیں جتنی ان کی ہیں۔

Mr. Chairman: Question must be specific and then you can ask the question.

Senator Sardar Muhammad Jamal Khan Leghari: Then I will ask with a fresh question.

Mr. Chairman: Yes, you can do this. Mr. Amjad Sahib.

(مداخلت)

سینیٹر محمد امجد عباس: ویسے تو میرا کچھ سوال پروفیسر صاحب نے پوچھ لیا ہے۔ جب یہ اپوزیشن میں ہوتے تھے تو ان کو پرانے فوجی حضرات پر اعتراض ہوتا تھا، تو کیا اب یہ انہیں change کررہے ہیں؟ دوسری میری تجویز ہے کہ عراق میں ایک post خالی ہے، وہاں کسی فوجی کو ہی بھیج دیں کیونکہ وہاں حالات ایسے ہیں، وہاں کوئی فوجی ہی کام کر سکتا ہے۔

(قہقہے)

Mr. Chairman: So, that brings us to the end of the Question Hour and we have also covered all the questions of today.

\+ Question Hour is over the remaining questions and their answers are tabled and part of the proceedings.

1. Senator Haji Muhammad Adeel : Per ton cost of production of raw steel during the year 2006-07 alongwith percentage of increase occurred in the cost during the period.

MIAN MANZOOR AHMAD WATTOO
MINISTER FOR INDUSTRIES & PRODUCTION

(Amount In Rs.)

Description	2006-07	2007-08	% Increase / (Decrease)
Cost of raw material per ton	15,516	25,229	63
Fixed cost per ton	4,037	4,864	20
Total cost of production per ton	20,907	30,890	48

"UN-STARRED QUESTION AND ITS REPLY"

For Friday, the 24th October, 2008

1. **Dr. Muhammad Ali Brohi:** (Notice received on 09-09-2008 at 08:40 a.m.)

Will the Minister for Health be pleased to state:

(a) *the number of dispensers working in Federal Government Services Hospital, Islamabad with province-wise break up; and*

(b) *the number of clerical staff working in that Hospital, with province-wise break up?*

Ms. Sherry Rehman: (a) The requisite number of Dispensers is as under:—

Punjab:	25
Sindh-R:	10
Sindh-U:	02
NWFP:	12
Balochistan:	04
AJK:	02
FATA/NA:	02
Total	**57**

(b) The requisite number of clerical staff is as under:—

Punjab:	40
Sindh-R:	04
Sindh-U:	03
NWFP:	08
Balochistan:	02
AJK:	01
FATA/NA:	04
Total	**62**

Leave of Absence

Mr. Chairman : Now, I will take the Leaver Application.

جناب چیئرمین ۔ ڈاکٹر خالد محمود سومرو ذاتی مصروفیات کی بنا پر گزشتہ 46 ویں

اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے ' اس لیے انہوں نے گزشتہ مکمل اجلاس کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : جناب ایس۔ ایم۔ ظفر ذاتی مصروفیات کی بناء پر گزشتہ 46 ویں اجلاس کے دوران مورخہ 8 ستمبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے' اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : حاجی محمد عدیل ناسازی طبیعت کی بناء پر گزشتہ 46 ویں اجلاس کے دوران مورخہ 8 ستمبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے' اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : سید دلاور عباس ذاتی مصروفیات کی بناء پر گزشتہ 46 ویں اجلاس کے دوران مورخہ 8 ستمبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے' اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : جناب مشاہد حسین سید نے ملک سے باہر ہونے کی بناء پر حالیہ مکمل اجلاس کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : محترمہ عدیہ عباسی نے ملک سے باہر ہونے کی بناء پر آج مورخہ 24 اکتوبر کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : محترمہ عافیہ ضیاء نے ذاتی مصروفیات کی بناء پر آج مورخہ 24 اکتوبر کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: راجہ پرویز اشرف نے اطلاع دی ہے کہ وہ بعض سرکاری مصروفیات کے باعث آج مورخہ ۲۴ اکتوبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔ Privilege Motion اعظم سواتی صاحب کا ہے۔

Senator Muhammad Azam Khan Swati: Thank you Mr. Chairman, I seek to bring the question of breach of my privilege as a Member of the august House. Facts are that the Sub-Committee of the Senate Standing Committee on Commerce was constituted with the following composition

Senator Zafar Iqbal Chaudhry	Convener
Senator Shuja-ul-Mulk	Member
And myself.	Member

The meeting was convened on September 13, 2008. The terms of reference of the Sub-Committee were to review the number of applications received from the registration of the Chamber of Commerce in the country, with a detail of registered/unregistered Chambers and the Government policy in this regard. The meeting was attended by the mover along with the other Members and deep procedure was adopted. Sub-committee was briefed by the concerned government functionaries. During the meeting, the sub-committee was apprised by the government functionaries about the new legal requirement and status of different chambers. On 19-09-2008, a letter was sent by one Engineer, Jehanzeb Khan to you with a clear malice to blame my standing in the Committee, malafide intention and

ulterior motive to harrass the mover and wanted to thwart the ongoing probe by the Committee. Prior to the Sub-Committee, Engineer Jehanzeb Khan, in my absence also visited my lodge No. 112, and tried to convince my daughter and sought her favour. His unlawful action was meant to obstruct Senate Sub-Committee's investigation, seek favour and harrass mover. In addition, Mr. Jehanzeb made some serious allegations against mover in the letter dated, 19th of September 2008, which requires further investigation. The baseless allegations warrant action against Mr. Jehanzeb. These baseless allegations warrant action against Mr. Jehanzeb by lodging a criminal case of harrassment, perjury, mis-statement of facts, concealment of actual facts, libel against him. Now the Mover has also learnt that Mr. Jehanzeb Khan, owed a lot of money to some banks and these loans have been written-off along with some other objections/activities.

Mr. Chiarman, Mr. Jehanzeb also made a statement in the newspaper attached herewith, which is totally baseless and unfounded has been published to tarnish my image in the eyes of general public and to undermine my honour and prestige as a member of Senate. I, therefore, move, that the motion be held in order and referred to the Senate Committee on Rules of Procedure and Privileges and a strict action be taken against Mr. Jehanzeb khan, thank you.

Mr. Chairman: Is it opposed ? It is held in-order and referred to the relevant Standing Committee.

Senator Muhammad Azam Khan Swati: Thank you very much Sir, Thank you.

Mr. Chairman: We have the adjournment motions.

خورشید صاحب پہلا آپ کا تھا on the DAP fertilizer's price. And I think, that has been taken care of. I think that has been discussed.

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: ہاں جی' وہ ہو گیا ہے کیونکہ وہ withdraw کر لیا گیا ہے۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب والا! Point of Order.

(مداخلت)

جناب چیئرمین: میرا خیال ہے Points of Order بعد میں لے لیتے ہیں۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب والا! میرا پوائنٹ آف آرڈر رولز آف پروسیجر کے متعلق ہے۔

جناب چیئرمین: جی بھنڈر صاحب۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر: میں یہ بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ Presidential Address پر debate ہو رہی ہے اور Presidential Address پر ہم ہر چیز discuss کر سکتے ہیں' جس طرح بجٹ پر ہم ہر چیز discuss کرتے ہیں - میں نے کوئی adjournment motion نہیں دی اور اسی لیے نہیں دی ہے کہ مجھے موقع حاصل ہے کہ میں جس وقت جس چیز کے متعلق بات کرنا چاہوں' کر سکتا ہوں - میرے خیال کے مطابق adjournment motions اس سیشن میں' جب تک آپ Presidential Address پر بات کرتے ہیں' adjournment motions کو ہمیں move نہیں کرنا چاہیے۔

(مداخلت)

سینیٹر میاں رضا ربانی: انور بھنڈر صاحب کی یہ بات درست ہے under the rules یہی صورت حال ہے لیکن آج کا جو سیشن ہو رہا ہے under the rules, Presidential

Address میں questions and answers بھی نہیں ہو سکتے لیکن ابھی تک motion move نہیں ہوا!

for the Presidential debate to be taken-up. It is probably at item No.7. So once the motion has been moved and you have fixed the date under the rules for the commencement of the debate on the Presidential Address, then what Mr. Bhinder Sahib is saying, is absolutely correct that will come in to place and Insha-Allah, like it was discussed in the Business Advisory Committee. Monday, Tuesday, Wednesday, three days you would be fixing for the debate. On those three days no other business, except that would be taken-up.

Senator Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, I would like to bring it to the notice of the House, that when you have an opportunity to discuss a matter, the adjournment motion is always ruled out of order and if we have the opportunity to discuss anything whichever is the subject matter of the adjournment motion, then it is out of order and it has been held out of order that the Members concerned shall have the opportunity to discuss it on Monday. That is the procedure.

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: نہیں جناب I challenge it قطعاً یہ بات نہیں ہے۔ جو بات رضا ربانی صاحب نے کہی ہے' وہی صحیح ہے۔ جب تک ہم Presidential Address پر discuss شروع نہیں کرتے' ہمارے تمام حقوق' خواہ وہ Question Hour کے بارے میں ہوں' Adjournment Motions کے بارے میں ہوں' ہیں۔ بلاشبہ اس کے بعد اور اس کے دوران یہ نہیں ہو گا اور اگر ہم بھنڈر صاحب کی بات مان لیں تو اس کے بارے میں یہ ہے کہ دنیا جہان کا کوئی بھی مسئلہ ہو' آپ انتظار کیجیے۔ ہمارے اس حق

سے کوئی چیز، خواہ پریذیڈنٹ کا Address ہو یا بجٹ ہو، ہمیں محروم نہیں کر سکتی۔

جناب چیئرمین: میرا خیال ہے notice دے دیتے ہیں تاکہ لوگ reveiw کرلیں۔

آج کاپی place ہو گی اور Monday سے discussion ہو گی۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر: بے شک اجازت دیں جناب! مجھے اس میں باق نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: آپ کو تجربہ ہے۔ مجھے اس کا بڑا احترام ہے۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر: میں تو legal and parliamentary procedure کے مطابق بات کر رہا ہوں۔ میں یہ نہیں کہہ رہا کہ ہم کبھی نہیں discuss کر سکتے۔

When you are discussing it on Monday that is next day. Then if you want, sir I can quote the ruling in which it has been held that day-after-tomorrow, we are going to discuss the budget, after tomorrow we are going to have general debate, then the adjournment motion is not allowed and it is ruled out of order

پروفیسر صاحب کی موشن ضرور لیں۔ ایک لیں، دو لیں، تین لیں، مجھے اعتراض نہیں ہے لیکن میں ہاؤس کی اطلاع کے لیے عرض کروں گا۔

Mr. Chairman: Thank you for the guidance. We will put these two motions together.

حاجی عدیل صاحب اور پروفیسر صاحب! آپ کے ہیں۔ عدیل صاحب! آپ پڑھنا چاہیں گے۔
۔جی مختار صاحب۔ آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

چوہدری احمد مختار: یہ دونوں PIA fares پر ہیں تو ان کو club کر لیا جائے۔

جناب چیئرمین: وہ کر دیا ہے۔ ان کو اکٹھے لے رہے ہیں۔

Ad. Motion : The Increase in Fare for Haj and Umrah by PIA.

سینیٹر حاجی محمد عدیل: جناب چیئرمین! حج کے سفر کے حوالے سے حکومت کی

طرف سے پی آئی کے بڑھائے گئے ٹکٹوں کے کرائے پر تحریک پیش کرنے کی مجھے اجازت دی جائے۔ جناب چیئرمین صاحب! ایک تو آئے دن یہ شکایت ہے کہ جب عمرہ یا حج کا سفر شروع ہوتا ہے تو پی آئی اے اپنے جو نارمل ٹکٹ ہوتے ہیں، جدہ، پشاور یا جدہ، کراچی، ان کو بڑھا دیتا ہے۔ اب آج کل حج کے حوالے سے، پشاور سے ان کا ریٹرن ٹکٹ پچاسی ہزار روپے ہے، جب کہ اس فلائٹ کے آنے جانے پر تقریباً دس گھنٹے لگتے ہیں۔ اسی فاصلے کا سفر، اگر پشاور سے بیجنگ جائیں تو وہ بھی دس گھنٹے لیتا ہے لیکن اس کا ٹکٹ بہت کم ہے۔ پشاور سے لندن یا اسلام سے لندن آنے جانے پر تقریباً اٹھارہ بیس گھنٹے لگتے ہیں لیکن اس کا ٹکٹ، حج کے ٹکٹ سے کم ہے۔ عجیب بات ہے۔ ہم تو مسلمان ملک ہیں اور بڑا دعویٰ کرتے ہیں کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان اور ہم اپنے حاجیوں کو کوئی facilities نہیں دیتے ہیں۔ میں اس موضوع سے ہٹ جاؤں گا لیکن بھارت، جسے ہم مسلمان دشمن کہتے ہیں، وہ حاجیوں کی جتنی خدمت کرتا ہے، حاجیوں کی رہائش کا بمبئی اور دلی میں بندوبست کرتا ہے اور ان کے ٹکٹ کتنے کم ہیں۔ ہم تو مسلمان ہیں۔ چاہیے یہ کہ ہمارے حج کے معاملے میں، یہ ہمارا مذہبی فریضہ ہے، اس میں ہمیں رعائت کرنی چاہیے لیکن ہوا کیا ہے؟ ایک تو ٹکٹ already پچاسی ہزار روپے کا ہے، اب حکومت نے ایک نیا نوٹس جاری کر دیا کہ اس کے بعد جو ٹکٹ لے گا، حج پر جو لوگ چلے گئے اور ان کو حج پر جانے کی اجازت مل گئی تو پشاور سے اٹھائیس ہزار روپے بڑھا دیے گئے ہیں، کوئٹہ کراچی سے ٹکٹ پر تیس ہزار روپے بڑھا دیے گئے ہیں۔ وجہ پہلے بتاتے تھے کہ پچاسی ہزار روپے اس لیے کر رہے ہیں کہ پٹرولیم کی قیمت ایک سو ساٹھ سے ایک سو سینتالیس ڈالر فی بیرل ہے۔ اب تو جناب وہ ساٹھ پر آ گئی ہے تو اگر آپ کم نہیں کرتے ہیں تو یہ اٹھائیس ہزار اور تیس ہزار جو بڑھایا گیا ہے، یہ تو بڑی ناانصافی ہے۔ PIA کے اور بھی معاملات ہیں، کسی اور وقت بات کریں گے۔ ہمیں PIA اس حالت میں ملی ہے کہ اس میں بہت سی خرابیاں ہیں۔ یہ حکومت اس کی ذمہ دار نہیں ہے لیکن حکومت کی یہ ذمہ داری ہے کہ اس کی اصلاح کرے اور اس کا پہلا test عمرے اور حج season کا تھا۔ جب دنیا میں petroleum products کی قیمتیں کم ہو رہی ہیں تو ٹکٹ کی قیمت بڑھانے کی کیا تک تھی؟ شکریہ۔

Mr. Chairman: Any of the other members? Khurshid Sahib.

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: میں یہ تحریک اپنے چار سینیٹر رفقاء یعنی محترمہ ڈاکٹر کوثر فردوس صاحبہ، ڈاکٹر محمد ساعد صاحب، پروفیسر محمد ابراھیم خان صاحب اور محترمہ عافیہ ضیاء صاحبہ کی طرف سے پیش کر رہا ہوں۔ چونکہ موضوع وہی ہے جو میرے بھائی حاجی عدیل صاحب نے لیا ہے، اس لیے میں اپنی بات کو مختصر رکھتے ہوئے صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہمارا اعتراض دو چیزوں پر ہے۔ پہلی چیز یہ ہے کہ کرائے مسلسل بڑھائے جا رہے ہیں اور خصوصیت سے عمرے اور حج کے۔ میری معلومات کی حد تک May, 2008 سے پہلے جو کرایہ تھا اس میں چار سے پانچ ہزار روپے June میں مزید اضافہ کیا گیا تھا اور حال ہی میں تازہ ترین اضافہ عمرے اور حج دونوں کے لیے کیا گیا ہے۔ یہ اس وقت ہوا ہے کہ جب بین الاقوامی منڈیوں میں تیل کی قیمت کم ہو رہی ہے۔ مئی سے پہلے جب کرایہ fix ہوا تھا، اس وقت بین الاقوامی منڈی میں تیل کی قیمت 140 تا 147 dollar per barrel تھی، اب وہ گر کر 67, 70 پر آ گئی ہے لیکن کرائے بڑھا دیے گئے ہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ مجھے تعجب ہوتا ہے کہ visit visa پر اسی جہاز میں اگر آپ وہی سفر کراچی سے جدہ یا اسلام آباد سے جدہ کریں تو اس کا کرایہ -/45000 روپے ہے، اگر آپ عمرے کے visa پر سفر کریں تو یہ کرایہ -/57000 روپے ہے اور اگر آپ حج کے visa پر سفر کریں تو پھر یہ -/85000 or 86000/- ہو جاتا ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہی سفر ہے، وہی جہاز ہے، visa کے فرق سے کرایہ بڑھ جاتا ہے، اس کے صاف معنی یہ ہیں کہ آپ عمرے اور حج کو target کر کے مشکل بنا رہے ہیں اور یہاں میں حاجی صاحب کی اس بات سے اتفاق کروں گا کہ دنیا کے دوسرے مسلمان اور غیر مسلم ممالک دونوں میں حج اور عمرے کے لیے سہولت دی جاتی ہے، اس میں مزید اضافہ نہیں کیا جاتا۔ میرے علم میں ہے کہ Middle East کے کئی ممالک میں عام ٹکٹ کے مقابلے میں حج کا ٹکٹ نصف ہوتا ہے۔ بھارت کے بارے میں ان کی یہ بات صحیح ہے کہ وہ مسلمانوں پر اور جو بھی مظالم کر رہے ہوں لیکن کم از کم حج اور عمرے کے لیے انہوں نے ہمارے مقابلے میں ٹکٹ کی قیمت کم رکھی ہے حالانکہ فاصلہ زیادہ ہے۔ ہر دو اعتبار

سے یعنی بین الاقوامی oil prices کی جو linkage ہے اور یہ بات کہ آپ ایک ہی سفر کو discriminate کر رہے ہیں اور حج و عمرے کو مشکل اور costly بنانے کے لیے مسلسل اضافے کر رہے ہیں، یہ حقیقت ہے کہ انصاف اور اسلام دونوں اصولوں سے غلط ہے۔ اس بناء پر میں یہ سمجھتا ہوں کہ PIA کو اس پر نظرثانی کرنی چاہیے اور حکومت کو اس معاملے میں PIA کو کوئی نہ کوئی واضح ہدایت دینی چاہیے کہ حج اور عمرے کی یہ exploitation ختم ہو۔ بہت شکریہ۔

Mr. Chairman: Minister Sahib, is it opposed?

چوہدری احمد مختار: جناب چیئرمین صاحب! سب سے پہلے تو میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ Indian government ضرور اپنے حاجیوں کو subsidize کرتی ہے، it is not the Air India which subsidizes. آج چونکہ PIA موضوع ہے تو I think it would be very fair if this is taken and this question may be raised to some other forum جو یہ بتائیں کہ اگر Government of India کر سکتی ہے تو Pakistan government کیوں subsidize نہیں کرتی۔

دوسری یہ بات درست ہے کہ PIA نے اپنے کرائے بڑھائے ہیں، ہم اس کو صرف ایک نظر سے دیکھتے ہیں کہ مئی اور جون میں تو تیل کی قیمتیں زیادہ تھیں اور آج کم ہو گئی ہیں لیکن ہم یہ نہیں دیکھ رہے کہ مئی، جون میں dollar price کیا تھی کیونکہ ہم نے تیل بھی ڈالرز میں خریدنا ہے اور باہر جتنی بھی رائلٹی دینی ہے، وہ بھی ڈالر کی شکل میں دینی ہے۔ اس وقت dollar 62 rupees کا تھا اور آج dollar 84 rueeps کا ہے۔ اگر آپ صرف اس کو ہی calculate کر لیں تو ہم جو دیکھتے ہیں کہ پچھلے سال یا South سے کرایہ /-70000 روپے ہے تو @ 62 rupees, it will come about 1160 dollars اور اگر ہم اس کو ڈالر کے آج کے ریٹ پر لیتے ہیں تو یہ کرایہ 823 dollars بن جاتا ہے۔ چیئرمین صاحب! یہ جو against Pak rupee ڈالر کی parity ہے، اس کے hurt ہونے سے یہ rates اس طرح maintain کرنے پڑ رہے ہیں۔ اگر dollar, rupee parity بہتر ہوتی تو definitely PIA بھی کوشش کرتی کہ یہ سستے سے سستا ہو جائے تاکہ لوگوں کو ان کو جو ایک فریضہ ہے، اس کو ادا کرنے میں facility

ملتی۔

جناب چیئرمین صاحب! ایک اور بات کہی گئی کہ South or North سے جو special flights چلتی ہیں، یہ جو rates government نے دیئے ہیں it is for the government Haj Scheme as well as for the Tour Operators but کچھ لوگ جو باہر سے sponsor کراتے ہیں، ان سے PIA definitely زیادہ charge کرتی ہے کیونکہ اگر وہ باہر سے sponsor کرا سکتے ہیں تو اس کا مطلب ہے they are fairly well of تو جب بھی کوئی extra facility لینا چاہتا ہو تو اس کے extra charges بھی دینے چاہییں، اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے جو کرائے بڑھائے ہیں، تقریباً 4000 applicants ہوتے ہیں اور PIA بڑی مشکل سے ان کو adjust کرتی ہے کیونکہ وہ سات دن کے ویزے پر جاتے ہیں، انہوں نے سات دنوں میں واپس آنا ہوتا ہے تو PIA کو seats کی arrangements میں خاصی دقت ہوتی ہے۔ اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ PIA نے جو کرائے بڑھائے ہیں in light of the dollar appreciation against Pak Rupee کوئی اتنی زیادتی نہیں کی۔ Thank you sir.

سینیٹر حاجی محمد عدیل: جناب چیئرمین! محترم وزیر صاحب نے کہا کہ گورنمنٹ مہیا کرے گی، کیا یہ گورنمنٹ کی نمائندگی نہیں کرتے؟ نمبر دو، میں نے calculation کی ہے کہ جب پٹرول کی قیمت 147 dollar per barrel تھی تو ڈالر کی قیمت 62 روپے تھی۔ اب جب تیل کی قیمت 70 ڈالر کے قریب، آ گئی ہے تو ایک ڈالر تقریباً 82 روپے کا ہے، تقریباً بیس روپے کا فرق آیا ہے تو جناب! ہمیں 127 dollars کی بچت ہوئی ہے۔ تیل 147 سے 70 پر آیا ہے تو ہمیں 127 dollar کی بچت ہوئی ہے اور جب ڈالر 62 روپے کا تھا تو تیل کی قیمت زیادہ تھی، جناب! ہمیں تو پھر بھی 75000 rupees کا فائدہ ہو گیا ہے کیونکہ ہمیں 127 dollars ملے ہیں اور 70 dollar میں ہمیں 20 روپے فی ڈالر دینے پڑتے ہیں، ہمیں تو بچت ہوئی ہے۔

دوسری بات، یہ جو فرما رہے ہیں کہ مخصوص مسافر جو کہ سات یا آٹھ دنوں میں آنا چاہتے

ہیں، ہو سکتا ہے کہ ان کی information صحیح ہو لیکن یہی general notification آیا تھا کہ جو بھی پشاور سے جائے گا تو اس کو ٹکٹ کے -/28000 زیادہ دینے پڑیں گے اور اگر کوئٹہ یا کراچی سے سفر کرے گا تو اسے -/20000 روپے دینے پڑیں گے۔ بہتر یہ ہے کہ PIA کی طرف سے بڑے واضح طور پر یہ آنا چاہیے لیکن ہم پھر بھی کہتے ہیں کہ PIA بہت زیادہ کرایہ charge کر رہی ہے۔ تیل کی قیمت میں کمی اور ہمارے ہاں ڈالر کی قیمت میں اضافے کو اگر calculate کیا جائے تو ہمیں کئی ہزار روپے بچتے ہیں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: اس میں I think تھوڑا late time بھی ہوتا ہے plus اس پر پہلے بھی subsidy تھی۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: اس موضوع پر صرف movers discussion کر سکتے ہیں باقیوں کے لیے اجازت نہیں ہے، وقت تھوڑا ہے، Points of order بھی رہتے ہیں، اس لیے میں معذرت کروں گا کیونکہ سب کرنے لگ جائیں گے، مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے، میں نے تو بیٹھ کر سننا ہی ہے لیکن میں کس کس کو allow کروں؟

(مداخلت)

جناب چیئرمین: بالکل مانتا ہوں لیکن اگر rules میں گنجائش نہیں ہے تو میں کیا کر سکتا ہوں؟

سینیٹر ڈاکٹر خالد محمود سومرو: پروفیسر صاحب کی یہ بات کہ اسی جہاز میں اگر ایک بندہ visit visa پر جاتا ہے تو اس کا کرایہ -/45000 روپے ہے اور اگر اسی جہاز میں کوئی عمرہ کرنے جائے تو -/57000 روپے اور اگر کوئی حج کے ویزے پر جائے تو -/85000 روپے، یہ کیا ہے؟ ماننا چاہیے کہ ظلم ہو رہا ہے۔

جناب چیئرمین: حج والوں کی special flights ہوتی ہوں گی، اس بارے میں منسٹر صاحب، آپ خود بتا دیں لیکن گلشن سعید صاحبہ کو بھی سن لیں پھر جواب دے دیجیے گا۔

سینیٹر گلشن سعید: جناب چیئرمین! میں سمجھتی ہوں کہ پورے پاکستان میں حج کا

بہت زیادہ شوق ہے' غریب سے غریب آدمی بھی حج کرنا چاہتا ہے اور میرا خیال ہے کہ اب حج کے لیے کرائے بڑھنے کے بعد یہ غریبوں کی approach سے نکل گیا ہےکیونکہ سارا خرچہ ڈال کرجو ہم نے سرکاری لوگوں کو حج پر بھجوایا ہے' دو لاکھ روپے پورے لگتے ہیں۔ جناب! اس پر ضرور نظرثانی ہونی چاہیے اور لوگ حج کرنا چاہتے ہیں' بوڑھے لوگ مرنے سے پہلے اللہ کا گھرضرور دیکھنا چاہتے ہیں۔ Defence Minister صاحب مہربانی کریں' اس کا کرایہ جو normal لیتے ہیں' اس سے بھی کم کریں تو بہتر ہو گا ورنہ غریب لوگ حج نہ کریں۔ یہ حج بھی صرف امیروں کے لیے رہ جائے گا' جناب والا! غریبوں کے لیے نہیں ہو گا۔ Thank you.

جناب چیئرمین: چوہدری احمد مختار صاحب۔

چوہدری احمد مختار: چیئرمین صاحب! جہاں تک حج flights کے rates کا تعلق ہے کہ 85000 روپے ہے تو میں اپنے معزز Member کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جب حاجی جاتے ہیں تو جہاز full load جاتا ہے جب جہاز واپس آتا ہے تو خالی آتا ہے۔ اسی طرح جب take up کرنے کے لیے جاتاہے تو خالی جاتا ہے اور وہاں سے load لے کر آتا ہے۔ So, it is actually two seats in one person's name, basically آپ کہہ سکتے ہیں' اگر 45000 روپے single return ہے' یہ ایک آدمی کے لیے ہے' اگر دو آدمیوں کو calculate کیا جائے تو 90000 روپے بن جاتا ہے تو اس طرح سے PIA اپنی recovery کرتی ہے۔

دوسری یہ بات درست ہے کہ تیل کی قیمتیں کم ہو گئی ہیں جب تیل کی قیمتیں

were around 128, 129 that was the time PIA also booked petrol in advance

کہ اس وقت تو یہ سوچا جا رہا تھا کہ 200 dollar پر قیمت چلی جائے گی تو PIA نے اپنی safety کے لیے تیل کی advance booking بھی کی تاکہ ان کو اس issue پر نقصان نہ ہو۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ درست بات ہے کہ یہ غریب آدمی کی reach سے باہر جا رہا ہے but اس میں PIA آگے ہی تقریباً دیوالیہ ہو چکی ہے۔ اور ہم اس کو afford نہیں کر سکتے کہ اس میں PIA subsidy دے۔ حج Ministry کا یہ کام ہے کہ Government of Pakistan سے پیسے لے کر PIA کو دے اور ان لوگوں کو subsidize کرے۔ Thank you.

سینیٹر حاجی محمد عدیل: میں وزیر صاحب سے عرض کرتا ہوں کہ انہوں نے بڑی عجیب بات کی ہے، میں نہایت ادب سے عرض کرتا ہوں ---

جناب چیئرمین: حاجی صاحب! جمعہ کا وقت ہے، وقت ختم ہو رہا ہے۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: جناب چیئرمین! نماز کہیں اور بھی پڑھی جا سکتی ہے، ہم اتنے دور سے آئے ہیں۔ نماز دو بجے بھی پڑھی جا سکتی ہے، اڑھائی بجے بھی پڑھی جا سکتی ہے۔

جناب چیئرمین: جمعہ کی نماز ہے اور اس کے بعد وقت ختم ہو جائے گا۔ آپ کا وقت ختم ہو جائے گا، کافی لمبی list ہے جو agree ہوا تھا۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: ایک بات ہے، انہوں نے یہ کہا ہے کہ جب petrol کی قیمت کم ہو رہی تھی تو PIA کے پاس مہنگا stock تھا جب petrol کی قیمت بڑھ رہی تھی، ان کے پاس سستا stock موجود تھا۔

جناب چیئرمین: جو business of the House ہے، Item No.3 مشہدی صاحب۔

سینیٹر آغا پری گل: جناب چیئرمین صاحب! ایک request ہے، یہ ایک قومی issue ہے، یہ ایک غریبوں کا مسئلہ ہے۔ آپ اس پر ذرا debate کرائیں تاکہ ہم سب بولیں، یہ نہیں ہے کہ دو گھنٹے بول کر اور آرام سے---

جناب چیئرمین: جب economy وغیرہ پر بات ہو گی، آپ اس پر raise کر سکتے ہیں، اگر Government کے پاس وسائل ہیں تو اس پر کر لیں گے۔ جیسے انہوں نے بتایا ہے اور Minister نے technically صحیح کہا ہے، ہم نے اس سوال میں PIA کا ذکر کیا ہے، Government کا نہیں ہے تو ابھی economy پر debate ہونی ہے۔

سینیٹر آغا پری گل: جناب چیئرمین صاحب! اکثر یہ کہتے ہیں کہ ملک میں بحران آیا ہے، یہ ہوا ہے اور پرانوں نے یہ کیا۔ پرانوں نے اتنا ظلم نہیں کیا کہ 85000 روپے عمرہ کا ہے۔

جناب چیئرمین: جب economy پر discussion ہو گی، اس پر کر لیں۔

سینیٹر آغا پری گل: رضا ربانی صاحب! یہ ایک عوامی مسئلہ ہے۔

جناب چیئرمین: آپ economy پر discussion کر سکتے ہیں۔ بھنڈر صاحب۔

سینیٹر آغا پری گل: جب ادھر بیٹھتے تھے تو آپ سنتے تھے' اب بھی سنا کریں۔

جناب چیئرمین: بھنڈر صاحب کو سن لیں' اس کو economy میں discuss کر لیں۔ جی بھنڈر صاحب۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب کو معلوم ہے کہ ہم نے بجٹ پر تجاویز دی تھیں' جناب! Finance Committee اور اس House نے بڑا deliberate کیا۔ ہم نے اپنی جو recommendations بھیجیں' اخبار میں آیا کہ کچھ منظور ہو گئی ہیں لیکن جناب! آج تک ہمیں یہ معلوم نہیں ہوا کہ ہماری کون کون سی recommendation منظور ہوئی تھی۔ Formally National Assembly.

جناب چیئرمین: میرا خیال ہے کہ ابھی points of order آئیں گے' اس پر کر لیجیے گا۔

Senator Mian Raza Rabbani: Bhinder sahib, if he does not go though his mail then reason is not, it is not my fault.

جس دن National Assembly سے recommendations منظور ہوئی ہیں'

I wrote a letter to all the members specifying which recommendations have been accepted by the National Assembly which have been partially accepted and which have been rejected and that letter was sent by my office to all the honourable members.

Mr. Chairman: You send a copy.

بھنڈر صاحب کو نہیں گیا ہو گا

Senator Mian Raza Rabbani: If he wants a copy that I give it to him.

جناب چیئرمین: آپ کو copy بھیج دیں گے۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب! میں نہایت ذمہ داری کے ساتھ یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میری اپنی کوئی mail miss نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: نہیں، شاید پہنچا نہ ہو۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر: اور میرے دفتر میں Assembly کے record کے مطابق record موجود ہے۔

جناب چیئرمین: نہیں تو آپ کو copy بھجوا دیں گے۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر: اور میں نے Assembly Secretariat سے، Senate Secretariat سے معلوم کیا، انہوں نے کہا کہ ہمیں کوئی علم نہیں ہے۔ جناب! ہمیں یہ پتا تو چلے کہ کون کون سی recommendation منظور ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین: آپ کو letter کی copy بھجوا دیں گے۔

Senator Ch. Muhammad Anwer Bhinder: That should be the formal intimation from the National Assembly to the Senate Secretariat, not to the Leader of the House and from the Leader the House...

Mr. Chairman: We can discuss that also,

آپ کو letter مل جائے، we can discuss that. Item No. 3 کرنل طاہر حسین مشہدی صاحب۔

Senator Col. (Retd.) Syed Tahir Hussain Mashhadi: I, the Chairman of the Committee on Rules of Procedure and Privileges present the report of the Committee on the Privilege Motion moved by Senator Maolana Abdul Ghafoor Haideri on the question of breach of privilege arising out of the insulting behaviour of Chief Executive, Uch Power Plan, Islamabad, with him.

Mr. Chairman: The report stands presented. Item No. 4, Col.

(Retd.) Mashhadi sahib.

Senator Col. (Retd.) Syed Tahir Hussain Mashhadi: I the Chairman of the Committee on Rules of Procedure and Privileges move that under sub-Rule (1) of Rule 171 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate 1988, the delay in presentation of report of the Committee on the Privilege Motion moved by Senator Ammar Ahmad Khan on the question of breach of privilege arising out of the failure of the PIA staff to arrange an Ambulance for ailing Ex-Senator Muhammad Mukhtar Ahmad Khan, at Heathrow Airport, London, be condoned till today.

Mr. Chairman: It has been moved that under sub-Rule (1) of Rule 171 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate 1988, the delay in presentation of report of the Committee on the Privilege Motion moved by Senator Ammar Ahmad Khan on the question of breach of privilege arising out of the failure of the PIA staff to arrange an Ambulance for ailing Ex-Senator Muhammad Mukhtar Ahmad Khan, at Heathrow Airport, London, be condoned till today.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Item No. 5, Mashhadi sahib.

Senator Col. (Retd.) Syed Tahir Hussain Mashhadi: I the Chairman of the Committee on Rules of Procedure and Privileges present the report of the Committee on the Privilege Motion moved by the Senator Ammar Ahmad Khan on the question of breach of privilege arising out of

the failure of the PIA staff to arrange an Ambulance for ailing Ex-Senator Muhammad Mukhtar Ahmad Khan, at Heathrow Airport, London.

Mr. Chairman: The report stands presented. We will take up item No.6, Gulshan Saeed sahiba.

Senator Gulshan Saeed: Mr. Chairman, I am presenting my report about Ports and Shipping and it is from July, 2007 to July, 2008. Thank you very much.

Mr. Chairman: The report stands presented. Item No. 7, Farooq Naek sahib.

Senator Farooq Hamid Naek: As Minister for Law, Justice, Human Rights and Parliamentary Affairs, I beg to lay on the table an authenticated copy of the address of the President of Pakistan under Article 56 (3) of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan made before the two Houses assembled together on the 20th September, 2008 as required by sub-Rule (2) of Rule 29 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988.

Mr. Chairman: The Address stands presented. Item No. 8, Mr. Naek.

Senator Farooq Hamid Naek: Thank you sir. I as Minister for Law, Justice, Human Rights and Parliamentary Affairs beg to move the following motion:-

"This House expresses its deep gratitude to the President of Pakistan for his address to both the Houses assembled together on

20th September, 2008."

Mr. Chiarman: As agreed that the discussion will start on this from Monday. We will take up the points of order now. Professor Khurshid sahib and I will request because we have long list for the members please be brief on the points of order so that we accommodate more members, I have with me these five names.

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: جی بالکل۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! میں ممنون ہوں کہ آپ مجھے یہ موقع دے رہے ہیں۔ جناب چیئرمین! میرے point of order کا تعلق US drones کے اس حملے سے ہے جو کل صبح چھ بجے میران شاہ کے علاقے میں ایک سکول پر کیا گیا ہے جس کے نتیجے میں گیارہ افراد شہید ہوئے ہیں، تین زخمی ہوئے ہیں،سکول تباہ ہو گیا ہے۔ میرے count کے مطابق پچھلے دو سالوں میں 67th attack ہے۔ اس حکومت کے وجود میں آنے کے بعد یہ تیسواں حملہ ہے' ان سات مہینوں میں 32 times violations ہوئی ہیں جس میں سینکڑوں افراد مارے گئے اور بڑے پیمانے پر تباہی ہوئی ہے۔ اس حملے کی میری نگاہ میں ایک اور اہمیت ہے، کہ شب و روز کی محنت کے بعد' Joint Session میں سات دن discussion کے بعد 16 رکنی کمیٹی نے ایک متفقہ قرارداد مسائل کے peaceful حل کے لیے تیار کی تاکہ ہم امریکہ کی war on terror سے delinkہوسکیں اور جو ہمارے اندر مسائل پیدا ہو گئے ہیں ان کا خوش اسلوبی سے اپنے دستور' اپنے قانون' اپنی روایات اور تمام stakeholders کی participation سے حل نکالیں۔ پورے ملک میں خوشی کی ایک لہر دوڑی' جتنا میں نے international media کو cover کیا ہے' تقریباً ہر جگہ اسے غیرمعمولی attitude قرار دیا گیا ہے اور جس طرح Prime Minister صاحب نے اس پوری کی پوری approach کو Joint Session میں approve کروایا ہے' وہ ایک نئی beginning کی خبر لا رہا تھا لیکن امریکہ نے اس کا کیا جواب دیا ہے۔ دراصل بدقسمتی سے یہ ہمارے initiative کا جواب ہے کہ امریکہ اسے kill کرنا چاہتا ہے۔ بعینہٖ رچرڈ باؤچر جو کہ سیشن کے دوران یہاں تشریف لائے اور یہ کہہ کر گئے کہ

negotiation نہیں ہونی چاہیے۔ یہ راستہ نہیں ہے اور آپ کو کوئی پیسا نہیں ملے گا۔ Blackmail and threat اور اس blackmail کے بعد اب اس threat کو عملی شکل دی جاری ہے کہ ابھی اس کی روشنائی بھی تازہ تھی کہ یہ حملہ کیا گیا ہے۔ اس کی غیر معمولی significance ہے۔

اس بناء پر جناب چیئرمین! میں چاہوں گا کہ یہ ایوان بڑے واضح الفاظ میں اپنے جذبات کا اظہار کرے۔ امریکہ اور حکومت دونوں کے لیے ایک پیغام ہے، جسے میں کچھ اس طرح آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں کہ

We condemn yesterday's violation of our space by U.S.A drones, specially after joint parlaimentary Resolution passed on 22nd October, 2008 and we expect the government to show its firm resolve, to meet these violations of our sovereignty and to alert....

میں بہت احتیاط سے الفاظ استعمال کر رہا ہوں and to alert our forces to intersect such incursions and invasions. جناب چیئرمین! میں repeat کرتا ہوں۔

We condemn yesterday's violation of our space by U.S.A drones, specially after joint parliamentary Resolution passed on 22nd October, 2008 and we expect the government to show its firm resolve to meet these violations of our sovereignty and to alert our forces to intersect such incursions and invasions. Thank you.

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی رضا ربانی صاحب آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین صاحب! جو point of order پروفیسر خورشید صاحب نے اٹھایا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ اس پر دو آرا نہیں ہیں

because Government of Pakistan has a very clear and principled position on the total unacceptability of any attacks within the territory of Pakistan.

This is a principled position that the Government of Pakistan has taken not today but it is a principled position that this Government has taken since the 25th of March that is when the Prime Minister was sworn in. We are abundantly clear that we will not allow foreign forces to violate Pakistan's territory or air sovereignty and that in the past when this happened, the Government of Pakistan had reacted in the strongest possible terms through the diplomatic channel and took up this issue at the highest level. This issue has been taken up by the Prime Minister and this issue has been taken up by the President of Pakistan and both alongwith the foreign office have made it abundantly clear that Pakistan is not willing to bear the repeated violations of its sovereignty. And as a consequence, although it is unfortunate that no substance has been put....

(اس موقع پر ایوان میں اذان جمعہ سنائی دی)

Senator Mian Raza Rabbani: Mr. Chairman, I was saying that as a consequence, the President, the Prime Minister and the Foreign Office having taken up these issues, as a consequence of that there have been assurances that have emanated from Washington and there have been assurances that have emanated from the ISAF forces and NATO forces that they will respect and they respect Pakistan's sovereignty but it is unfortunate that despite these assurances having come from the highest level in Washington, these violations continue. I would like at this time Mr. Chairman, on behalf of the government to strongly condemn the recent incident and once again reiterate that we would not stand for and

will not allow or permit the violation of Pakistani territory, either its air space or its territory.

It is further unfortunate Mr Chairman, that this should have come in the wake of the unanimous joint resolution that has been passed by Parliament. The Parliament of Pakistan means that the people of Pakistan have spoken and the people of Pakistan have spoken by way of the joint sitting which sat for almost fifteen days and deliberated this issue and then came up with the historical resolution which was unanimously passed by all spectrums of the political divide being represented in Pakistan. So, therefore, that resolution is in fact the true voice of the political forces of Pakistan and one will expect and we look forward that in future all foreign powers, be it the United States or be any other foreign power, will give due diligence and will give due respect to the will of the people of Pakistan which has been expressed in that joint resolution. They are democratic countries and they believe in democratic traditions and if they believe in democratic traditions then as they would respect resolutions passed by their own Congress or by their own democratic institutions, they should respect resolution and the will of the people of Pakistan when it is collectively expressed.

I have been in touch with the foreign office. The foreign office at the moment is gathering the relevant information and they are saying that sometimes by today, they would be in a position to give me details on it. The moment I have those details, I think we will be adjourning for the day today but on Monday I will have more details on it and by then the

response of the government, formally on behalf of the Foreign Office would also be before us. I would appraise the House further on the situation on Monday, but once again before I take my seat, I would like to condemn this incident in the strongest possible terms and would like to assure, through you, the House that the government is alive to it and that the government will not allow the resolution to be withered away in such a fashion.

جناب چیئرمین: ایک منٹ مجھے دے دیں۔ ہمارا یہ agreement ہوا تھا کہ اذان کے وقت we will be adjourning, I have a lot of points of order as the members cooperate with me and we will accommodate all اس طرح I can't accommodate the new names because میں نے شروع میں کہا تھا نام پہلے دے دیں۔ مندوخیل صاحب آپ بھی موجود تھے جب یہ بات agree ہوئی تھی کہ اذان کے وقت adjourn کریں گے، اگر یہ points of order کرتے ہیں تو مختصر رکھیں، مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے پھر دس منٹ اور کرلیں پھر ختم کرتے ہیں۔ مختصر رکھیں۔ میرے پاس یہ دس نام ہیں ان کو لے لیتے ہیں۔ جی۔ let me just start with this.

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب والا! میں اس کی تفصیل میں نہیں جاسکتا، ایک بڑی مختصر بات عرض کروں گا وہ یہ ہے کہ میں میاں رضا ربانی صاحب کی بات کو basically endorse کرتا ہوں جس حد تک یہ پہلو ہے کہ attack ہوا ہے لیکن اس resolution کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ حکومت کی ذمہ داری ہے اور یہ فیصلہ ہے کہ ہماری سرزمین کو اڈے کے طور پر کسی بھی پڑوسی ملک میں مداخلت کے لیے استعمال نہیں کیا جائے گا۔ یہ اس resolution میں ہم ذمہ داری ہے۔ اس حوالے سے یہ جو واقعہ ہوا ہے اس کے بارے میں ایک واضح بات ہے کہ وہاں عرب لوگ تھے۔ عرب کے وہ مشہور لوگ جو یہاں پاکستان میں ہیں انہوں نے عوام پر terrorism مسلط کیا ہے اور افغانستان میں بھی مسلط کیا ہے تو اس

حوالے سے میں بات کرنا چاہوں گا۔

جناب چیئرمین: رضا صاحب نے کہا کہ تفصیلات جیسا کہ آ رہی ہیں اسی حساب سے پھر وہ بتا دیں گے۔ مختصر رکھیں تاکہ پھر اور بھی بات کرسکیں۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا! resolution کے حوالے سے حکومت کی ذمہ داری ہے کہ پاکستان کی سرزمین کو اڈے کے طور پر استعمال کرکے دوسروں کو حملے کے بہانے کے طور پر استعمال کرنے کا موقع نہیں دیں گے، حکومت اس کی پابند ہے کہ resolution کے تحت ہماری سرزمین کو دوسروں کے لیے استعمال کرنے سے منع کرے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین، سواتی صاحب! مجھے ذرا بات کرنے دیں۔ مندوخیل صاحب آپ تشریف رکھیں میں باقی اراکین کو بھی موقع دے سکوں۔ آپ کے باقی ساتھی بھی بولیں۔ آپ نے اپنا point بول دیا ہے کہ ہماری سرزمین کوئی غیرملکی استعمال نہ کرے۔ آپ نے point کہہ دیا ہے اب دوسروں کو بھی موقع دیں۔ آپ تشریف رکھیئے آپ کا جو point تھا وہ آپ نے بتا دیا۔ Mr. Nisar Memon.

سینیٹر نثار احمد میمن: جناب چیئرمین! میں آپ کا بہت شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا۔ میں اس سے پہلے ------

(مداخلت)

جناب چیئرمین: طارق صاحب! میں آپ کی طرف بھی آتا ہوں آپ تشریف رکھیئے۔ اگر مختصر ہو تو I will cover all the names. جی رضا صاحب۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین! میں یہ عرض کروں گا کہ اس میں دو بڑے important issues involve ہیں۔ ایک obviously the incident itself اور دوسرا issue جو involved ہے وہ Joint Houses کی resolution ہے۔ اگر ہم اس طرح House کے اندر آپس کے differences کو سامنے لائیں گے اور بات اس نظر ہو گی تو جو اہمیت اس resolution کی ہے ہم خود بخود اس کو ختم کریں گے۔ میں نے اسی لیے اپنی

opening statement میں یہ گزارش کی تھی کہ حقائق اکٹھے کیے جا رہے ہیں کہ وہاں پر کون موجود تھا، کون موجود نہیں تھا ، کیا صورت حال تھی ، کیا صورت حال نہیں تھی۔ لہٰذا میں نے اسی لیے استدعا کی تھی کہ اس کو Monday تک رکھیں تاکہ پوری situation سامنے آ جائے ، حقائق سامنے آ جائیں Foreign Office کی جو statement ہوگی وہ میں Monday کو House کے سامنے رکھ دوں گا۔ لہٰذا میں آپ کے توسط سے اس وقت گزارش صرف اتنی کروں گا کہ جو بھی فاضل رکن بولے ، لازمی بات ہے ان کی بات کو روکا نہیں جاسکتا لیکن وہ بولیں incident کی حد تک یا اس کی detail تک ابھی ہم نہ جائیں۔ اگر اس کو overall condemn کرنا ہے تو وہ condemn کرلیں لیکن ابھی detail میں نہ جائیں Monday تک انتظار کرلیں تاکہ we don't melt down the effect of our own resolution.

جناب چیئرمین: جی نثار میمن صاحب۔

سینیٹر نثار احمد میمن : بہت بہت شکریہ جناب عالی! یہ بہت اہم subject تھا۔ اس پر ہم نے بیٹھ کر ایوان میں بات بھی کی ، میں بالکل متفق ہوں پروفیسر خورشید صاحب سے اور سینیٹر رضا ربانی صاحب سے کہ یہ بہت ہی condemnable act ہے اور ہماری پارٹی اور ہم سب مل کر اس کو condemn کرتے ہیں۔ میں ان کی اس بات سے بھی متفق ہوں کہ یقیناً فارن آفس پتا کرے اور Monday کو یہ جو draft ہے جو ابھی پروفیسر صاحب نے present کیا ہے، یہ میں نے basically لکھا ہے اور پروفیسر صاحب نے amend کیا ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ حکومت کی طرف سے اسی draft کے تحت، کیوں کہ ہم یہ جانتے ہیں کہ ایک Joint Parliament کا session ہوا ہے اس میں ایک resolution آیا ہے اس کی اور اس کے متن کی اگر کوئی بھی خلاف ورزی کرتا ہے، چاہے وہ باہر کے لوگ ہی کیوں نہ ہوں، ہم اس کو برداشت نہیں کریں گے۔ بہت clearly اس میں دیا گیا ہے کہ Foreign intrusion اور invasion برداشت نہیں ہوگا۔ لہٰذا میں صرف دو چیزیں کہوں گا کہ فارن آفس کو چاہیئے کہ اپنے حقائق ضرور پتا کرلیں اس کے بعد US Ambassador کو summon کریں فارن آفس

میں اور ان کو ایک اس subject پر یادداشت دیں۔ اور دوسرا یہ ہے کہ اس کو یقینی بنائیں کہ ہماری فورسز کو یہ instructions اس کے بعد جائیں، اسی متن میں ہے، resolution میں ہے کہ ہم intrusion برداشت نہیں کریں گے۔ یہ دو چیزیں یقیناً کی جائیں تاکہ پاکستان کی عوام کے یہ جو representative ساڑھے چار سو لوگ جمع تھے، جو پاکستان کے عوام کو represent کرتے ہیں، ان کا mandate ہے، اور اس کا احترام کرنے کے لیے حکومت کے لیے اب لازم ہو گیا ہے کیوں کہ وہ متفقہ ہے اور ہر ایک کے لیے لازمی ہے کہ اس کو دوسروں کو بھی بتایا جائے کہ اس پر اب کوئی سمجھوتہ نہیں ہوسکتا۔ ان الفاظ کے ساتھ میں آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ Monday کو جب ہم آئیں گے تو ایک draft agreed ہوگا سب پارٹیوں کی جانب سے condemnation کا اور

instructions should go to our forces to intercept and take it very seriously. Thank you very much.

Mr. Chairman: Thank you. I will request the colleagues to please be very brief

کیوں کہ بہت تھوڑا time ہے list of a few colleagues تھوڑا میں آپ کو تعاون کی عرض کروں گا جب بھی کوئی سلسلہ شروع ہوتا ہے تو ہر کوئی ہاتھ اٹھاتا ہے یا نام دیتا ہے، میں نہیں سمجھتا کہ اس طرح ہم continue کرسکتے ہیں یا اضافہ کرتے جانا پھر منصوبہ بندی کیسے کریں۔ اس لیے پہلے ہی مہربانی کرکے نام دے دیا کریں کیوں کہ add کرنا مشکل ہو جاتا ہے پھر ہم planning نہیں کرسکتے۔ جی طارق عظیم صاحب۔

Senator Tariq Azeem Khan: Thank you Mr. Chairman. I like to welcome the statement made by Prof. Khurshid Ahmed and also the condemnation made by Leader of the House Raza Rabbani Sahib but I think the matter is gone beyond condemnation sir, that we have seen and heard many times before, you recall

ہمارے وہاں پر جو Ambassador ہیں حسین حقانی صاحب انہوں نے ایک meeting کی تھی State Department سے ' اس کے بعد ان کو assurance دی گئی تھی کہ اس قسم کے attacks نہیں ہوں گے۔ گیلانی صاحب وہاں پر گئے ہیں ' گیلانی صاحب کی meeting Oval Office میں ہونے سے سات گھنٹے پہلے attack کیا گیا تھا۔ اس کے بعد بھی آپ دیکھیں regularly attacks ہو رہے ہیں بغیر بتائے ہو رہے ہیں اور اب جو attack ہوا ہے specially coming almost on the heal of Joint resolution, this is an attack on the sovereignty of the Parliament اور میں بالخصوص یہ بھی mention کرنا پسند کروں گا کہ کل جناب سپیکر صاحبہ نے جب ان کے ساتھ meeting ہوئی تھی این ڈبلیو پیٹرسن امریکی سفیر کی ' کیا ہی اچھا ہوتا سپیکر صاحبہ اس کو as a matter of protest cancel کر دیتیں instead foreign office کو ان کو call کرنا چاہیے تھا اور protest lodge کرنا چاہیے تھا۔ یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے کہ کل جب وہاں پر attack ہوا ہے تو وہاں پر معصوم بچے اور عورتیں ماری گئی ہیں۔ وہ اس میں ہمارے وزارت خارجہ والے کس قسم کی investigation کرنا چاہتے ہیں۔ یہ تو بڑی clear سی بات ہے کہ ان کو بلانا چاہیے تھا' protest کرنا چاہیے تھا اور سپیکر صاحبہ کو اپنی meeting as a matter of protest ان کے ساتھ cancel کر دینی چاہیے تھی۔دوسری بات یہ ہے--

جناب چیئرمین: ایک ہی بات رکھیں تاکہ زیادہ لوگ cover ہوسکیں۔

Senator Tariq Azeem Khan: Very briefly sir. Very briefly.

یہ بھی ایک regular event بن چکی ہے کہ ہمارے Boucher صاحب ان کو شاید ہماری طرف سے Green Card issue کر دیا گیا ہے کہ بغیر کسی ویزہ کے اور immediate short notice پر وہ روز یہاں چلے آتے ہیں۔ At the time جب ہماری Parliament اس چیز پر debate کر رہی ہے He has the cheek and the audacity تو ہمیں بتانا چاہیں گے کہ جی آپ اس بات پر ان سے بات نہیں کر سکتے۔ حالانکہ اسی issue پر ہماری Parliament debate کر رہی ہے۔ اس قسم کے ان کے visitors کو ہمارے internal matters میں

interference کرنے کی اجازت نہیں ہونی چاہیے۔ ہمیں اس پر بھی protest کرنا چاہیے۔ کیا ہمارا ایک Minister of State بلکہ وہ number 4 level کے آدمی ہیں، ہمارا Minister of State ہو یا Parliamentary Secretary ہو وہاں پر ان کی Congress میں بات چیت ہو رہی ہو internal matters پر debate ہو رہی ہو، important issue پر بات ہو رہی ہو تو کیا ہمارے آدمی کو اجازت ہو گی کہ وہاں پر جا کر نہ صرف وہاں interfere کرے ان کے معاملات میں بلکہ وہاں پر ان کو اجازت دی جائے کہ President سے Prime Minister سے ہر ایک سے ملے اور یہ openly debate کرتا پھرے۔

جناب چیئرمین: ذرا مختصر رکھیں۔

سینیٹر طارق عظیم خان: اس پر بھی ہمیں protest کرنا چاہیے۔ Thank you sir.

جناب چیئرمین: رزینہ عالم خان صاحبہ:

سینیٹر رزینہ عالم خان: میں اخبار کی اس خبر کی جانب ایوان کی توجہ مبذول کروانا چاہتی ہوں جس میں لکھا ہے کہ IMF کا package لیا گیا تو دفاعی بجٹ میں 30% کمی کرنی پڑے گی۔ جناب والا! اس مالی سال میں بھی جو دفاعی بجٹ تھا اس کو freeze کر دیا گیا تھا جس کی وجہ سے inflation rate جو کہ 11% تھا اس میں کمی ہوئی ہے اور اگر یہ package لیا گیا اور یہ جو بات لکھی ہوئی ہے صحیح ہے تو اس کا مطلب ہے کہ 40 to 45% دفاعی بجٹ میں کمی کی جائے گی۔ یہ کس کا agenda ہے جو کہ جناب والا! پورا کیا جا رہا ہے؟ ہمیں minimum deterrance چاہیے اور minimum deterrance کے لئے مسلح افواج کی تربیت اور ان کو equipped کرنا یہ بہت ضروری ہے اس کے لئے میں یہ کہنا چاہوں گی کہ جو ہمارے advisor ہیں Financial Advisor صاحب انہوں نے بہت اچھی بات کہی کہ یہ last resort ہو گا اگر ہم IMF سے، ان کی شرائط پر قرضہ لیں گے۔

جناب والا! میں یہ کہنا چاہوں گی کہ IMF کی شرائط میں ایک یہ بھی ہے کہ sales tax جو ہے وہ لگایا جائے گا اور 50 ارب اس سے revenue بڑھایا جائے گا۔ Sales tax جو ہے وہ indirect tax ہے جس سے غریبوں پر بھی اثر پڑتا ہے۔ مجھے یہ کہنا ہے کہ IMF کی شرائط

جو ہیں وہ نا مانی جائیں بہت مشکل سے چھٹکارا حاصل کیا تھا اور اب یہ کوشش کی جائے کہ ہم self reliance کے ذریعے اپنے اخراجات میں کمی کریں اور ہم IMF سے deal نہ کریں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: سردار جمال خان لغاری۔

سینیٹر سردار محمد جمال خان لغاری: شکریہ' جناب چیئرمین صاحب! External threat باہر سے بیرونی میزائلز آ کر tribal area کو لگ رہے ہیں اس پر تو ساروں نے اپنا مفصل دکھ درد اور اپنے کرب کا اظہار کیا۔ حکومت وقت، اس وقت جو لوڈ شیڈنگ کے internal missile مارتی جا رہی ہے اس کا تدارک کون کرے گا؟ حالیہ ضرب لگی 800 cotton genning mills پر پنجاب اور southern punjab کی۔ آج انہوں نے فیصلہ کر لیا ہے۔ آج سے 800 cotton genning mills has ceased to operate, reasons دیئے ہیں these undefined, uncharted loadshedding hours اس کا اثر کس پر پڑے گا؟ ان 800 genning mills پر' اس کا اثر غریب کسان کاشتکار پر پڑے گا جو cotton grow کر کے پہلے ہی بڑھتی ہوئی گرانی کے جو مختلف اجناس ڈالتا ہے وہ ضربیں جھیلتا جھیلتا جب آ کر اپنی برداشت اور حق حلال کی روزی کماتا ہے اور جو پھٹی raw cotton ہوتا ہے اتار کے genning mill میں لے کر جاتا ہے۔ genner دروازے بند کر دیتے ہیں کیونکہ وہ cotton ویل ہی نہیں سکتے۔ genn ہی نہیں کر سکتے جب cotton genn نہیں ہو گی تو textile sector آپ کا بیٹھ جائے گا اور جب textile sector آپ کا بیٹھے گا۔ جب غریب کسان کاشتکار بیٹھے گا تو پھر یہ ملک چلے گا کیا؟ جتنے آپ Plan-A, Plan-B finally Plan-C لے کر آئیں گے اور IMF کے پاس جائیں گے۔ IMF بھی آپ کو جتنا کچھ دے گا تو وہ بھی تدارک کافی نہیں ہو گا کیونکہ اندر سے آپ بالکل کھوکھلے ہوتے جا رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: آپ ذرا مختصر رکھیں تا کہ دوسرے ساتھیوں کو cover کریں۔

سینیٹر سردار محمد جمال خان لغاری: کہتے ہیں کہ ورثے میں ملی لوڈ شیڈنگ۔ جو کچھ بھی ہوا میں یہ طنزاً لفظ استعمال نہیں کر رہا لیکن جو لاشعور عوام ہے وہ یہ نہیں دیکھتی کہ چھ مہینے اور آٹھ مہینے پہلے کیا حال تھا اور ابھی کیا ہے وہ دیکھ رہی ہے کہ اس وقت کیا ہے؟ پوزیشن کیا

ہے؟ اس لئے میں مہربانی سے گزارش کروں گا یہاں پر جناب رضا ربانی صاحب بیٹھے ہوئے ہیں کہ اپنے Minister صاحبان کو بھی اور اپنی پارٹی کو اور اپنی government کے think tank کو بھی کہیں کہ خدارا کچھ جلدی کریں اس سے پہلے کہ وہی دور ان کو یاد کروانا پڑ جائے جس وقت cotton کا بحران پہلے آیا تھا اس وقت نواز شریف کی حکومت تھی اور غریب کسان کاشتکاروں نے اپنے cotton کے جو چولے ہیں وہ ہزاروں کی تعداد میں جلائے تھے۔

جناب چیئرمین، تشریف رکھیئے۔ cotton کے بحران کا textile پر اثر پڑے گا۔

سیمیں یوسف صدیقی صاحبہ۔

سینیٹر سیمیں یوسف صدیقی: سب سے پہلے تو میں پورے parliamentarians کو مبارک باد دینا چاہوں گی unanimously joint resolution جو پاس ہوا ہے اس کے اوپر اور میں سمجھتی ہوں کہ it would be implemented in its true spirit اور یہ صرف ایک parliamentarians کا resolution نہیں تھا بلکہ یہ پورے عوام کا resolution ہے۔ میں I come to the point کہ آج ایک اخبار میں news item ہے جو شوکت ترین صاحب نے کل پریس کانفرنس کی تھی اور انہوں نے اس میں یہ کہا تھا کہ ہمیں 4.5 billion dollars کی ضرورت ہو گی within 30 days اور we are trying to get the amount from multi national lenders and friendly governments اور ابھی ہم نے IMF سے formal request نہیں کی ہے۔ میری اس میں ایک suggestion ہے اور میرا مطلب یہ ہے کہ ہم جیسے "قرض اتارو ملک سنوارو" کا ایک slogan میرے خیال میں شاید نواز شریف نے دیا تھا اسی طرح میں سمجھتی ہوں کہ زرداری صاحب بھی عوام کو اعتماد میں لیں اور پاکستانیوں کو اعتماد میں لیں اور جو لوگ ملک سے سرمایہ نکال کر باہر لے جا رہے ہیں اور جو ادھر سرمایہ نہیں لگا رہے ان سب کو ایک slogan دے دیں اور قوم سے اپیل کریں۔

جناب چیئرمین: ایک point لے لیں مختصر رکھیں۔

سینیٹر سیمیں یوسف صدیقی: آپ نے جمال صاحب کو اتنا ٹائم دے دیا ہے اور مجھے آپ مختصر کہہ رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: نماز کا وقت ہو رہا ہے۔

سینیٹر سیمیں یوسف صدیقی: بس جی ابھی میں ختم کر رہی ہوں۔ تھوڑا سا دیکھ لوں۔ زرداری صاحب قوم سے اپیل کریں کہ "سرمایہ لاؤ ملک بچاؤ"۔ اس قسم کا slogan دیں اور جتنے بھی لوگوں کا سرمایہ باہر ہے ان سے اپیل کریں کہ وہ واپس ملک میں سرمایہ لائیں تو میں سمجھتی ہوں کہ اس سے کافی حد تک معاشی بحران پر قابو پایا جاسکتا ہے۔ آپ کا بہت شکریہ۔

Mr. Chairman: Thank you. Senator Bilor Sahib.

کرنل مشہدی صاحب بلور صاحب نہیں ہیں۔

Senator Col. (Retd.) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Mr. Chairman! although

آپ نے پہلے میرا نام پکارا تھا اس کے بعد کسی اور کو دے دیا۔ پھر مجھے دوبارہ۔ آپ بھول جاتے ہیں میری پارٹی کو بھی۔

جناب چیئرمین: میں معذرت چاہتا ہوں۔

Senator Col. (Retd.) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Thank you sir. Sir, I regarding the very very depressive situation which is prevailing throughout the country every single human being living in Pakistan is affected and affected very badly. This is regarding the power outages, the electricity crisis

اس کے چار dimensions ہیں اور چاروں کے اوپر ایک ایک سیکنڈ لگاؤں گا۔ سب سے پہلے تو لوڈ شیڈنگ۔ اٹھارہ سے بیس گھنٹے Interior of Balochistan, Interior of Sindh اور کراچی، فیصل آباد، ملتان، اور ایسے شہروں میں اور لاہور میں۔ تو بارہ گھنٹے، کوئٹہ میں بارہ سے چودہ گھنٹے۔ یہ minimum میں آپ کو بتا رہا ہوں۔ اس کے بعد گورنمنٹ نے کیا کیا ہے۔ تحفہ دیا ہے کہ tariff بڑھا دیا ہے۔ اب tariff اس چیز پر بڑھایا ہے جو چیز عوام کو دی ہی نہیں جا رہی۔ جو کہ عوام وہ پیسہ بھر ہی نہیں سکتی۔ بجلی کی قیمت اتنی کر دی ہے کہ پاکستان کی 98% جو غریب

عوام ہے وہ تنخواہ دار ہے اور یا بہت ہی غریب ہے یا وہ زکوٰۃ پر ہے تو وہ یہ کیسے نئے ریٹ پر پیسے بھریں گے۔ اس کے علاوہ میں کراچی میں The third dimension پر آتا ہوں کہ they have given the contract یہ privatize کر کے اب دوسرے کسی کو دے دیا ہے اور privatization میں سب سے پہلا clause یہ تھا کہ سات سال وہ قیمت نہیں بڑھا سکیں گے۔ دوسرا clause یہ ہے کہ 400 million dollars یہ لوگ خرچ کریں گے کیونکہ جو wastage ہے 30 to 40% پرانی تاریں ہیں۔ پرانے ٹرانسمیٹرز ہیں ان کو انہوں نے change کرنا تھا۔ that was the beginning of their contract انہوں نے immediately یہ پیسہ لگانا تھا اس کے بعد

These carpet baggers have come just to loot us. They are looting Karachi. They are looting the people of Karachi. The industries are closed. The Hospitals are closing down. No operations are taking the place. The people are suffering, the children are suffering, nobody is sleeping and we are having psychological problems. And psychological problems

کو آپ add کر دو with the financial problems جو کہ ہمارے اوپر آ گئے ہیں۔ اس ملک کے اوپر آ گئے ہیں۔ مہنگائی کے ساتھ کر دیں۔ بے روز گاری کے ساتھ کر دیں۔

جناب چیئرمین: تھوڑا سا وقت کا خیال رکھیں کیونکہ خالد صاحب بھی رہتے ہیں۔

سینیٹر کرنل (ریٹائرڈ) سید طاہر حسین مشہدی: جناب! جو بجلی کی حالت ہے اس کا کچھ نہ کچھ کرنا پڑے گا۔ انہوں نے کہا ہے کہ دس دن کے لیے بجلی کا bill نہ ادا کریں۔ اگر دس دن کے بعد مرنا ہے تو پھر دس دن کا کیا فائدہ ہے۔ آپ اس کے اوپر کوئی action لیں، کوئی نہ کوئی relief provide کریں اور اس کے بعد بجلی this is waived over with the electric supply companies. There are ships جو کہ پہنچ چکی ہیں وہ بھی use ہو سکتی ہیں اگر آپ کرنا چاہیں۔ یہ لوگ اپنے generation plants نہیں چلا رہے کہ تیل مہنگا ہے اب تیل 60 dollars پر آ گیا ہے لیکن پھر بھی یہ اپنی جگہ چپکے ہوئے ہیں۔ جناب چیئرمین!

ساری قوم سڑکوں پر نکلی ہوئی ہے، لوگ راتوں کو باہر سوتے ہیں، سارا دن باہر گھومتے ہیں۔

جناب چیئرمین: مشہدی صاحب تشریف رکھیئے۔ ڈاکٹر خالد محمود سومرو۔

سینیٹر ڈاکٹر خالد محمود سومرو: جناب! پارلیمنٹ ہاؤس میں جو کیفیٹیریا تھا، وہاں پر پورے سٹاف کو سستی روٹی ملتی تھی، چائے ملتی تھی اور اس ہوٹل کے بند کرنے کی وجہ سے یہاں کا پورا سٹاف پریشان ہے۔ سٹاف کے لوگ روزانہ ہمارے پاس آتے ہیں کہ ہم صبح گھر سے نکلتے ہیں، کبھی کبھی اجلاس شام کو دیر تک چلتا ہے، ہم سارا دن بھوکے ہوتے ہیں، اس ہوٹل کو کیوں بند کر دیا گیا ہے، پورا سٹاف، پریشان ہے۔

جناب چیئرمین: سی ڈی اے نے یا کس نے بند کیا ہے؟

سینیٹر ڈاکٹر خالد محمود سومرو: جناب! اس کو آپ check کرائیں۔ یہ بہت بڑا problem ہے، پورا سٹاف پریشان ہے۔

جناب چیئرمین: اس میں security aspect تھا، اسے check کر لیں گے۔

سینیٹر ڈاکٹر خالد محمود سومرو: اگر security کا مسئلہ وہاں ہے تو وہ یہاں بھی ہو سکتا ہے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔ جی رضا صاحب۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین! میں آخر میں صرف اتنا عرض کروں گا کہ یہ بات درست ہے کہ ملک میں اس وقت load shedding کا بحران ہے اور یہ ایک بڑی تکلیف دہ بات ہے۔ حکومت اس کو ختم کرنے کے لیے تمام اقدامات اٹھانے کی کوشش کر رہی ہے۔ مگر میں یہاں پر، بالخصوص کراچی کے حوالے سے، یہ بات عرض کرنا چاہوں گا کہ یہ مسئلہ Prime Minister صاحب کے سامنے بھی چند دن پہلے اٹھا تھا جس میں مشہدی صاحب بھی موجود تھے اور وہاں پر ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے جس کی آج meeting Ministry of Water and Power میں ہو رہی ہے اور مجھے بھی وہاں ہونا تھا لیکن کیونکہ House in session ہے، وہ کمیٹی ان تمام باتوں کو review کر رہی ہے۔ جناب! آپ کو یاد ہو گا، میں صرف record کی درستگی کے لیے یہ بات عرض کرنا چاہتا ہوں، جب KESC کو privatize کیا جا رہا تھا تو اس وقت

کی Opposition نے یہ بات کہی تھی کہ KESC کی privatization نہ کی جائے اور ایسی essential utilities کو اگر privatize کیا جائے گا تو یقیناً ایسی صورتحال بعد میں سامنے آ گے۔ ہم نے اس وقت یہ بھی کہا تھا کہ اس کو privatize کرنے کی جو سب سے بڑی دلیل دی جا رہی ہے کہ وہ ایسے سسٹم میں ڈالیں گے، ایسی بات نہیں ہو گی۔ جناب! اب وہ بات درست ثابت ہوئی۔ بہرحال ہم اس situation سے آگاہ ہیں۔ وہ meeting چل رہی ہے اور غالباً دو، تین دن چلے گی اور اس کا حل تلاش کرنے کی کوشش ہو رہی ہے۔

جناب چیئرمین: ہم اب ہاؤس کو adjourn کرتے ہیں۔ جی طاہرہ لطیف صاحبہ۔

سینیٹر طاہرہ لطیف: جناب چیئرمین! میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ مہنگائی کا اتنا بڑا بحران ہے اور ہم پر غریب لوگوں کا بھی حق ہے کہ یہاں آ کر کچھ غریب لوگوں کے لیے بھی بولیں۔ جناب! بارہ کہو کی آبادی جو یہاں سے چار، پانچ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے، وہاں پر پہلے نلکوں میں کوئی بوند بوند پانی کی آتی تھی لیکن اب پچھلے تقریباً دو دن سے پینے کا پانی بھی نایاب ہے، وہاں ایک قطرہ بھی پانی کا نہیں آتا۔ یہاں کے کچھ Operators میرے پاس آئے تھے اور کہہ رہے تھے کہ ہم پینے کے پانی کو بھی ترس رہے ہیں۔ انہوں نے گزارش کی ہے کہ انہیں اتنا پانی تو دے دیا جائے جو زندہ رہنے کے لیے کافی ہو۔ پانی پینا تو زندگی کے لیے ضروری ہے اس کے بغیر تو بندہ زندہ رہ نہیں سکتا۔ وہاں کے امیر لوگ تو mineral water لاتے ہیں لیکن غریب لوگ سادہ پانی بھی نہیں پی سکتے۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: میری آپ سے عرض ہے کہ آپ جو بعد میں ہاتھ اٹھاتے رہتے ہیں، میں کیسے اجازت دیتا رہوں، آپ پہلے نام دے دیا کریں، ہر جگہ ایک منصوبہ بندی ہوتی ہے۔

سینیٹر آغا پری گل: ہم نے تو یہاں پر اپنا نام دیا ہوا ہے۔

جناب چیئرمین: میں نے شروع ہی میں اعلان کیا تھا کہ جن کے points of order ہوں، وہ پہلے آ کر بتا دیا کریں۔ اب لوگوں کی نماز رہ جائے گی۔

سینیٹر آغا پری گل: جناب چیئرمین صاحب! ہم نے اپنے نام دیے ہوئے ہیں۔

جناب چیئرمین: نہیں، میرے پاس کوئی نام نہیں ہے۔ بہرحال آپ مختصر کر دیں۔

سینیٹر آغا پری گل: جناب چیئرمین صاحب! جب ہماری باری آتی ہے تو آپ تیزی کی باتیں کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین: آپ پہلے نام دے دیا کریں۔

سینیٹر آغا پری گل: میں نے وہاں پر نام دیا ہے، پتا نہیں کہاں غائب ہو گیا ہے؟

جناب چیئرمین: کس کو دیا ہے؟ آپ مجھے دیں، میں اس کی enquiry کرواتا ہوں کہ کس نے آپ کا نام مجھے forward نہیں کیا؟

سینیٹر آغا پری گل: شکریہ جناب چیئرمین! میں اسے ignore کرتی ہوں۔ جناب چیئرمین! اس وقت ہمارے واپڈا کے وزیر صاحب بھی نہیں ہیں اور میں اپنے رضا ربانی بھائی سے یہ درخواست کروں گی کیونکہ وہ ایک اچھے انسان ہیں کیونکہ وہ پوری بات سن کر پھر جواب بھی دے دیتے ہیں۔ ان میں یہ ایک اچھی بات ہے۔ میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ اس وقت پورے پاکستان میں یہ کیا ہو رہا ہے؟ آپ دیکھیں کہ پورے پاکستان میں کوئی بھی ایسا بندہ نہیں ہے جو خوشحالی کی بات کر رہا ہو۔

جناب چیئرمین: آپ مختصر رکھیں کیونکہ اب بالکل جماعت کھڑی ہونے والی ہے۔ بعد میں economy پر بات ہو گی آپ اس میں یہ بتا دینا۔

سینیٹر آغا پری گل: جناب چیئرمین! میں loadshedding کی بات کر رہی ہوں۔

جناب چیئرمین: یہ point تو دوسرے لوگوں نے raise کیا ہے۔

سینیٹر آغا پری گل: آپ دیکھیں! اس وقت پورے پاکستان میں اتنی loadshedding ہے کہ بجلی ہے، نہ پانی ہے۔ آٹا ہے، نہ روٹی۔ کھانے کے لیے دو وقت کی روٹی بھی نہیں ہے۔ جناب! یہ کیا ہو رہا ہے؟ ملک میں پہلے کبھی بھی ایسا بحران نہیں آیا۔ آپ کوئٹہ میں دیکھیں کہ اس وقت 25 روپے کی ایک روٹی ملتی ہے۔

جناب چیئرمین: آپ مختصر رکھیں۔

سینیٹر آغا پری گل: جناب! جو اچھی باتیں ہوتی ہیں وہ آپ سنتے نہیں ہیں تو پھر

اس سینیٹ کا کیا فائدہ ہے؟ ہم عوام کے لیے بات کرتے ہیں۔ اس وقت ہمارے عوام جس tension سے گزر رہے ہیں' اسے اب ختم کرنا چاہیے۔ وسیم سجاد صاحب نے صحیح کہا کہ اب پرانی باتوں کو چھوڑو' آگے چلو۔ اب کم از کم پانی اور آٹے کا بحران ختم ہونا چاہیے۔ اب سنتے ہی نہیں ہیں' بس ٹھیک ہے میں نہیں بولتی' اس کے علاوہ میں کیا کر سکتی ہوں۔

جناب چیئرمین: نہیں' ہم نے آپ کو پورا سنا ہے اور میں تو سننے کے لیے ہی بیٹھا ہوا ہوں۔

سینیٹر آغا پری گل: میں یہ کہتی ہوں کہ غریب عوام کیا کرے' وہ کہاں جائے؟ کیا وہ پاکستان کو چھوڑ کر چلے جائیں۔ میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ آخر ہمارا یہ گھر ہے' اب ہمارے گھر کا برا حال ہے' اس وقت یہ گھر ٹوٹا پھوٹا ہوا ہے۔ جناب! اس وقت اسے کون سنبھالنے والا ہو گا' سنوارنے والا ہو گا؟ جس کو بھی کہو وہ کہتا ہے کہ یہ پرانی حکومت نے کیا۔ پرانی حکومت میں اتنی بڑی loadshedding تو نہیں تھی۔ کم از کم پرانی حکومت نے آپ کے منہ سے نوالہ تو نہیں چھینا تھا۔ اس وقت بھی امیر لوگوں کو تو کیا پرواہ ہے۔ آپ لوگ تو mineral water پیتے ہیں اور سحری وغیرہ کھا کر سو جاتے ہیں' آپ ان سے پوچھیں جن کے گھر میں آٹا نہیں ہے۔ جن کے پاس پانی نہیں ہے' جن کے پاس بجلی نہیں ہے' کچھ بھی نہیں ہے' بچے بھوکے سوتے ہیں' جناب! یہ سب کچھ کیا ہے؟ میں آپ کی وساطت سے حکومت سے یہ درخواست کروں گی کہ دشمنیاں اور پرانی باتیں چھوڑو' آگے چلو اور عوام کو سنوارو اور غریبوں کا سوچو جنہوں نے آپ کو ووٹ دیئے ہیں۔ ان سے کم از کم سوکھی روٹی تو نہ چھینو۔ جن کے گھر میں ایک بلب جلتا ہے اس کو اندھیرے میں تو نہ رکھو۔

جناب چیئرمین: اب نماز کا وقت ہو گیا ہے

I adjourn the House to meet again on Monday at 4.00 pm.

[The House was then adjourned to meet again on Monday 27, 2008 in the evening at 4.00 p.m.]